

شکر

(گوجری کی اٹھویں کتاب)

8



دی جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن

★..... ناشر کی اذن لین کے بجن اس کتاب گا کسے وی حصہ ناں مڑ پیش کرن یا داشت کے نال اس ناں موڑ کے محفوظ کرن یا برقی، میکائی، فوٹو کاپی کرن، ریکارڈنگ کے ذریعے دو جاں تک پوہچا نو منع ہے۔

★..... اس کتاب ناں اس شرط ور پیچو جا رہیو ہے کہ اس ناں ناشر کا اذن کے بجن، اس شکل توں علاوہ جس ماں کہ یاہ چھاپے چاڑھی گئی ہے یعنی اس کی اجوکی کاٹھی بندی ہو ر منڈلا صفحہ ماں بدلا کر کے اس ناں پیچن واسطے نہ تے ادھار دتو جا سکے نہ ہی دوبارہ پیچا جا سکے نہ کرایہ ورتی جا سکے اور نہ ہی اس ناں تلف کیو جا سکے۔

★..... کتاب کا اس صفحہ ور جہڑی قیمت درج ہے واہی اس کی اصل قیمت ہے، کوئی وی نظر ثانی شدہ قیمت، واہ ربڑکی مہر ناں یا چھپی لا کے یا کسے ہو ر ذریعہ توں ظاہر کی جائے واہ غلط وھے گی ہو ر قابل قبول نہیں ہوسیں۔

فاروق احمد پیر (ڈائریکٹر اکیڈمک)
ڈاکٹر یاسر حمید سہر وال (اسٹنٹ ڈائریکٹر)
ڈاکٹر انور ادھا شرمہ (کوآڈینیٹر)

نگران

مولفین:

- ڈاکٹر جاوید راہتی کنوینئر (گوجری) چیف ایڈیٹر کلچرل اکادمی • جان محمد حکیم (ماسٹر)
- محمد امین انجم (ماسٹر) • چودھری عبدالحمید (ماسٹر) • چودھری محمد اسلم (ماسٹر محکمہ تعلیم)

اشاعتی صلاح کار: ریاض احمد ملک (سکرٹری جے اینڈ کے اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن)

کمپوزنگ: عبدالواحد منہاس #9622861597

فہرست

۵	☆ پہلی گل
۹	۱ گوراجد آیا
۱۷	۲ بنک کھا تو کس طرح کھولاں
۲۱	۳ لاڈلی (افسانو)
۳۱	۴ شمس الدین مہجور پونچھی
۳۵	۵ حضرت علی ہجویری
۴۷	۶ آٹا کو پاء
۵۵	۷ نعت

۵۷	گوجری کو پہلونا ول نگار: مرحوم غلام رسول اصغر	۸
۶۰	ہوائی جہاز	۹
۶۳	غزل	۱۰
۶۵	باراں ماہ	۱۱

پہلی گل

ریاستی سرکار نے گوجری زبان ناں ریاست کا سرکاری تے
غیر سرکاری سکولاں ماں لاگو کرن کو جھڑو کم شروع کیو ہے اُسے ناں اُگے
بدھاتاں واں گوجری درسی کتاباں کی لڑی ماں ہم نے ایک ہو ر کتاب تھارا
ہتھاں ماں دے رہیا آں۔ اس ماں گوجری زبان نال ہی نہیں بلکن گوجری
ثقافت ناں وی منظر عام ورا آن کی کوشش کی گئی ایں جھڑی کہ تھارے
باندے ہیں۔

ریاست ماں گوجری، کشمیری تے ڈوگری تیں بعد تہی بڑی
زبان ہے تے اس کا بولن آلا نہ صرف جموں و کشمیر بلکن برصغیر ہندوپاک کا
بکھ بکھ علاقاں ماں آباد ہیں۔ یاہ زبان کیوں جے ہندوستان کی قبائلی

زبانوں میں بھی شامل ہے اس گلوں اس کی درسی کتاب بنانوں ہو روی
ضروری تھو جس ناں کہ سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن نے چنگا طریقہ نال
نبھایو ہے۔

بچہ جس گھڑی سکول ماں پڑھتا ویں تاں اُن ناں ایک سوکھو
تے سو لو راہ دسنوتے اُن کی رہنمائی کرنو ضروری وھے۔ اس ناں درسی
کتاباں کی مدد نال خاصا چنگا طریقہ نال نبھایو جاسکے۔ اُن ساری درسی
کتاباں ماں جھڑی گوجری واسطے بنائی گئی ایں ہم نے اس گل ور خاص
دھیان دتو ہے کہ بچاں کی لوڑتی رہنمائی کرسکاں۔ ہم نے تاریخ، سماجیات،
لوک وراثت، شاعری تے دو جامضامین توں فائدہ لے کے اس کتاب ناں
ترتیب دوايو ہے جھڑی کہ بچاں واسطے خاص طور ورا ہم ہے۔

جموں و کشمیر سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن کو کم درسی کتاب
تیار کرنو ہی نہیں بلکن ان کتاباں ناں بچوں بچوں دوبارہ دیکھنوتے ٹھیک کرنو
وی ہے ہو ر ان زباناں ناں سکولاں ماں لاگو کرن واسطے اُستاداں واسطے
ورکشاپ کرنو وی ہے جھڑی کہ بورڈ کرتو آرہیو ہے ہو ر اگے وی یوہ کم لڑی
وار طور وریو جے گو۔

گوجری زبان کیوں ہے پُرانی زبانوں بچوں ایک ہے اس
 گلوں اس کا املاء کو مسئلو اتنو زیادہ نہیں جھڑو جے گماہنڈی زبانوں کو ہے۔
 گوجری املاء ماں ہم نے گوجری ڈکشنریاں توں فائدہ چکيو ہے جھڑی جے
 کلچرل اکادمی یا دوجا اداراں نے چھاپی وی ہیں۔ ہم نے اس ماں نچھو
 زبان پیش کی ہے تے گوجری کو مرکزی روپ وی اُبھارن کی کوشش کی ہے۔
 اسٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن ڈاکٹر جاوید راہی (کنوینر
 گوجری زبان) تے دوجا ادیبیاں تے اُستاداں جن ماں جان محمد حکیم، محمد
 امین انجم، چودھری عبدالمجید تے چودھری محمد اسلم شامل ایں کو شکر گزار ہے کہ
 اُن نے بورڈ ماں منعقدست دھیڑاں کی ورکشاپ ماں گوجری کی چھیویں،
 ستمیں تے اُٹھمیں کی درسی کتاب بنائیں ہیں ہور اس کو پہلو، دوجوتے
 آخری ڈرافٹ بنا کے اس ناں کتابی شکل ماں باندے آئیو ہے۔

اس کتاب کی ترتیب ماں ہوں بورڈ کا عملہ کو وی شکر یو
 جے اُن نے اس کم ناں خوش اسلوبی نال توڑ چاڑھیو ہور یوہ خواب
 پورو ہو سکيو۔ بورڈ کمپوزنگ تے ڈیزائننگ واسطے عبدالواحد منہاس
 ہوراں کو بھی شکر گزار ہے۔

آخر ماں یوہ دسنو ضروری ہے کہ اُن تمام اُستاداں ناں یوہ حق
حاصل ہے کہ جہڑا اِس کتاب ناں پڑھاویں گا کہ ویہ اِس ناں ہور چنگوتے
طالب علماں واسطے سوکھو بنان واسطے اپنا مشورہ نال نوازیں، تاں جے اُن
کے ذریعے آتا ایڈیشن ہوروی بہتر بنایا جاسکیں۔

پروفیسر وینہ پنڈتا
چیر پرسن سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن





گوراجد آیا

چودھری محمد اسلم

گورا جد آیا اک کمپنی بنا گیا
بلیں بلیں دیش کے اُپر ویہ چھا گیا
واسکوڈی گاما ہور رستو بنا گیا

زہری سپ آلا ہم ناماریا ہیں ڈنگ
کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
پیسہ دے کے لوگ انھاں نے اپنا بنا لیا
لاچ تے لُہب نان چھے ویہ لا لیا
بڑا بڑا کیل گے پٹاری وچ پالیا

آخر ان مدرایاں نے دیش کیو تنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 دُشمنی کو دور اک ایسو چلا لیو
 عزت دار آدمی بھی بیگاری بنا لیو
 جھیرٹ و ملازم آوے یو اگے نے اگے لالیو
 سیاست کو ایسو چلا لیو پھند
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 تنگ سارا دیش نا ان نے تھو کر لیو
 انڈین جواناں نا بھرتی تھو کر لیو
 جرمن ناں جنگ گو عہد بھی کر لیو
 جوان مھارا مریں ہسین تھا فرنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 گورا تعلیم ہم نامول نہیں تھا پان دیں
 باراں چوداں سال گو سکول نہیں تھا جان دیں
 ڈریں تھا لوک بسیں ایسا پردھان دیں

خورے رکتوں مُنڈ وھوں بگاری لینو منگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 رب نے کرم کیوٹولی اک پڑھا دتی
 مہاتما گاندھی نے زندگی لٹا دتی
 محمد علی جوہر نے چھاتی اڑا دتی
 بھگت سنگھ نے اسمبلی وچ مار یوتھو بم
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 آزادی کا پروانہ سامنے جد آگیا
 اک جٹ ہو کے سب ترنگو لہرا گیا
 سُبھاش ہور فوج نا باغی کرا گیا
 اشفاق جہیا ظالماں نے سولی دتا ٹنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 ایتنا بنا گے اک سارا ہو گیا
 بھائی بھائی مُسلم تے سکھ ہندو ہو گیا
 گوراں کی گولی کو نشانو کئی ہو گیا

طوفان وچ اڈیں تھا آزادی کا پتنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 ۱۹۲۹ء نا لاہور جلسو ہوگیو
 قرار داد پنج پنڈت نہرو بھی روپیو
 ہند چھوڑو ظالمو یوہ فیصلو بھی ہوگیو
 پھر ارون لاٹ نے صلاح گی کی منگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 پندراں اگست آلو دن پھر آگیو
 رڑتی بیڑی نا بھنے رب لا گیو
 خون شہیداں کو رنگ سوہنؤ لا گیو
 آزادی کا اشتہار چھوڑیا دیش پنج بندھ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 جلیاں آلا باغ پنج ظالم ہتھ دھو گیا
 پنج سو گولیاں نان اُتے سو گیا
 باغ پنج کھوہ لاشاں نان بھر و گیا

جرنل ڈائر نے خون بچ ہتھ لیا رنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 اُدھم سنگھ ہتھ دھو کے چھپے ان کے پے گیا
 ات نہیں دا لگو اس گلوں رہ گیا
 لندن بچ جاگے ایویں نوکر رہ گیا
 جرنل ڈائر نا کیو آخر چھاتی بچ فنڈ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 اج گڈیں اپنی تے اپنا جہاز ہیں
 اپنو اے دلش مھارو اپنا رواج ہیں
 اپنو سپاہی مھارو نالے ہوا باز ہیں
 انڈیا ہے باغ مھارو پھلاں گا کئی رنگ
 کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
 غدار کئی دلش کا جتنا نا بگاڑیں
 ایکتا نہیں رہن دیتا گھراں نا اجاڑیں
 اپنی چالاکی بچ ساداں نالہ تاڑیں

دھرم تے ایمان کورے ان کو لے بم
کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
عہد کرو اج سارا اک ہو جاؤ
قوم نا ایکتا کی لڑی بیچ پرو جاؤ
ویلو یوہ ہے جاگن کو ہن نہ سو جاؤ
پھوٹ پان آلا گا ٹورو زری دند
کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ
اٹھو رے مجاہدو ویلو نہیں سون گو
وقت اج آگیو اک مٹھ ہون کو
صابن لاؤ ایکتا کو داغ دلوں دھون کو
اسلم نا مارہیا ہیں کیناں نے ڈنگ
کے کے دسوں ان کا ظلم کا میں رنگ



1- لفظ تے ان کا مطلب:

گورا	:	انگریز لوک
بلین بلین	:	آہستہ آہستہ
ڈنگ	:	سپ کو کٹنو
لُہب	:	لاچ
کیلنو	:	بس ماں کرنو
مداری	:	تماشودسن آلو
پھند	:	پھائی
انڈین	:	ہندوستانی
فرنگ	:	انگریز، یورپ کالوک، باہر لو
چھاتی اُرانی	:	شہید ہونو
پروانہ	:	پتنگو
باغی	:	بغاوت کرن آلو
سولی ٹنگنو	:	پھانسی لانو

ایکتا	:	یکجہتی
قرارداد	:	سمجھوتو۔
ہواباز	:	ہواماں اُڑن آلو
غدار	:	دھوکے باز
دھرم	:	مذہب
مجاہد	:	جدوجہد کرن آلو

2۔ سوالات:

- (۱) نظم ”گوراجد آیا“ کا شاعر کونسا دسو؟
- (۲) نظم ماں تعلیم کا حوالہ سنگ انگریزاں واسطے کے کیوگیو ہے؟
- (۳) ۱۹۲۹ء ماں لاہور ماں کے ہوو تھو؟
- (۴) جیلیاں آلا باغ کے بارے نظم ماں کے کہیوگیو ہے؟
- (۵) یکجہتی کو عہد کراتاں شاعر نے کے کہیو ہے؟



بنک کھاتو کسراں کھولاں

بنک کھاتا دار کے ذریعے پیسا جمع کرے تو اُس پیساں نا بکھ بکھ کماں واسطے برتو جائے۔ پیسا جمع کران واسطے ہر ایکن نا اک کھاتو کھولن کی لوڑ ہوے۔ بنک ماں کھاتو کھولن واسطے جن دستاویزاں کی لوڑ ہوئے وہ اسطراں ہیں:

(۱) پتہ کو ثبوت:- پتہ کا ثبوت کا طور پر گاہک بنک نا ٹیلی فون بل، راشن کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، ووٹر شناختی کارڈ، آدھار کارڈ یا بجلی کو بل دے سکیں۔



(۲) شناخت کو ثبوت: شناخت کا ثبوت واسطے گاہک بنک نا PAN کارڈ، پاس پورٹ، ووٹر شناختی کارڈ یا آدھار کارڈ دیں سکے۔

(۳) تصویر:- کھاتو کھولنے واسطے گاہک نادو یادوتوں متی تصویر دینی ضروری ہے۔
 (۴) گھٹ توں گھٹ جمع پونجی:- کھاتو کھلان واسطے گھٹ توں گھٹ جمع پونجی
 کھاتا ماں رکھنی پے جائے۔ کئی اک کھاتا صفر جمع پونجی پر بھی کھولیا جاسکیں۔
 (۵) فارم بھرنو:- بنک گاہک نا اک فارم دیسے جس نا بھر کے گاہک نا بنک نا
 واپس دینو پے۔ اس فارم ماں بنک گاہک توں بکھ بکھ جانکاری حاصل
 کریں۔

(۴) حفاظت:- بنک کھاتا نا حفاظت دین واسطے کھاتا دار کی تصویر تے دستخط
 بنک سکین کر کے اپنے کول محفوظ رکھے۔

(۵) کھاتا:- کھاتا پنج طراں کا ہوویں۔ جہیڑ اسطراں ہیں:

(۱) بچت کھاتو:- (Saving Account)

(۲) کرنٹ اکونٹ (Current Account): روزانہ برتن واسطے
 کھاتو۔

(۳) ریکرنگ اکونٹ (Recurring Deposit) لگاتار رقم جمع
 کران واسطے کھاتو۔

(۴) فکس ڈیپازٹ (Fix Deposit) اس کھاتے کے ذریعے اک
خاص رقم اک خاص مدت واسطے جمع رکھی جائے۔

(۵) کو مولیٹو ٹرم ڈیپازٹ (Cumulative Term Deposit)
رقم کی سرٹیفکیٹ حاصل کرنی۔

کھاتا کھولنے واسطے کھاتا دار کی عمر دس سال توں متی ہونی چاہیے۔ نکاں کا
ناں پر راکھا آلو کھاتا کھولیو جاسکے۔ بنک توں کھاتا کھولنے کے بعد بنک سٹیٹ
مینٹ لینی چاہیے۔ بنک کھاتا کا گھلن پر بنک تم ناک بنک کاپی تے اے، ٹی،
ایم کارڈ وی دیے۔ گھ لوک چیک بک بھی حاصل کریں۔ گھ گھ بنک جمع کئی گئی
رقم کے عوض ماں گا ہک کو بیو بھی کریں۔



1- لفظ تے ان کا مطلب:

کھاتا دار : گاہک، کھاتو رکھن آلو

پتو : رہن کی جگہ

شناخت : حلیو

جمع پونجی : جمع کی گئی رقم

محفوظ : حفاظت ماں رکھنؤ

متی : زیادہ

2- سوالات:

(۱) بنک ماں کھاتو کھولن کی لوڑ کیوں ہے؟

(۲) بنک ماں کھاتو کھولن واسطے کن کن دستاویزاں کی لوڑ پے؟

(۳) کھاتا کتنی قسم کا ہوویں؟

(۴) کھاتو کھولن ور بنک تم نا کے دیے۔

3- ان لفظاں نا جملاں ماں برتو:

بچت کھاتو، کرنٹ اکاؤنٹ، ریکرینگ ڈپازٹ، فکس ڈپازٹ





لاڈلی

محمد حسین سلیم

ڈھینٹاں اٹھتاں واہ اپنا باپ کی قبر تک پہنچ گئی تھی۔ گھنی ڈالیاں آلی بن گئی
جس کی جڑاں تو ملاں میرگی کی قبر کی سرحد شروع ہووے تھی۔ اج اس ناسب
توں چنگی پناہ دے تھی۔ ات نور جہان ناوہ نھگھیا رلبھو جیہڑ وکدے اس نا باپ گی
جھولی ماں بیس گے لبھے تھو۔ برف بھی کجھ گھٹ گئی تھی۔ پول پول برف نے
سارو گراں چاندنی گا کفن ماں بھلیٹ رکھیو تھو۔ نکی نکی چڑیاں گواڈار پتو نہیں کس
کا ماتم ماں رو تو پھرے تھو۔ نور جہان کی سوچ سمجھ کا سارا اماء سکتا جا رہیا تھا۔ اُس
کا ہتھ پیر ہُن اپنا نہیں لگیں تھا۔

موسی سوانی نے ترس کر گے جھیر ی پول اپنے پیروں لاه کے اس نادتی تھی
ہُن ٹٹ کے کھوسر و بن گئی وی تھیں۔ پیراں کی پائی وی بیس لہوگا اتھروں ڈلھ ڈلھ

کے ہن قرار ماں آگئی تھیں۔ پائی وی کڑتی تے ستھنی جن پرٹاکیں تھپ تھپ کے
 نور جہان نے خاصی موٹی کر لی تھیں۔ اس ویلے کورانا ٹنوںھی وی تھیں۔
 چھری کی ایک چوک ناموڑ گے گھڑی گھڑی ٹھنڈا ٹھار سینڈھ گی تاراں نا پوچھ
 چھوڑے تھی۔ اپنی بے بسی پر سوچن گی فرصت ہی اس ناکد تھی۔ ترے دھیڑا
 پہلاں ٹوڑا کو چپو کھاہد تھو۔ شانداس چپانے اس گی بھکھ تے تس ہو رخواہش نا
 مکا چھوڑ پوتھو۔ اکھاں توں بگتا اتھروں کوراگی سلاخ بنتا جائیں تھا۔ نور جہان گو
 ذہن گزار یاوادھیڑہ گی یاد ماں ڈبتو جائے تھو۔

ملاں میر گراں کا ہر قسم کا لوکاں ماں بڑور لیو پچو ووتھو۔ بھائییاں ماں بڑو
 ہون گے نان نان لالتی ماں بھی بڑوتھو۔ مال چوکھر گی سمائی نکا بھائی کریں تھا۔
 گھاہ ہتھوائی گو اس ناکوئے فکر نہیں تھو۔ زمینداری کا دھیڑاں ماں جان لا کے کم
 کرے تھو۔

خدا گودتو ووا اس گھر ماں سب گجھ تھو۔ ترے مھیس لائیریں، چار گھبن،
 ترے دھرمین تے دوندی جھوٹیں، دانداں کی جوڑی واہ جھیرٹی گراں ما کسے کول
 نہ ہووے۔ دوگھوڑا، پنجاہ سٹھ بھاروں، اس گراں ماں یاہ جائیداد گھٹ جائیداد
 نہیں تھی۔ ملاں میر گا اپناں ہتھاں گی بنی وی چار بابا بانڈی جس کا پساں ماں

کروں گو جندری چڑھیو تھم ہر ایک نا اپنا رعب بیٹھ لہے تھو۔ ایک کوٹھری ماں
 سومن مک گو کٹھارتے باقی بھانڈا ٹینڈا، لوئی تے پٹو تھا۔ دوجی کوٹھری ماں ملاں
 میر نے ہٹی گھل لئی تھی۔ ہٹی پر روز گرائیاں کی محفل آ لگیں تھیں۔ پر سیاں ماں نکماں
 لوک نا ہٹی پر بیس گے دھیاڑ گلین گپیں گزارن توں بغیر کوئے چارو نہیں تھو۔ حقہ کی
 چلم پر چلم بھری وی آنویں تھیں۔ کتنا خوشحال دھیاڑ اتھا۔ نور جہان باپ کی جھولی
 بچوں بٹھ لہے ہی نہیں تھی۔ نیس نیس نال چاہ بنے، آنٹرا بھاسن ہویں۔ نور جہان
 رُسے کرے تے باپ منت سماجت کر گے اس نا کھوالے کرے۔ سارا لوک
 نور جہان کی قسمت پر ریس کریں۔ بچی قسمت آلی ہے۔ ملاں توں خوش نصیب
 ہے۔ جس کے گھر خدا نے اجیہی کچھی دتی ہے۔

نور جہان کی ماں سال پہلاں مر گئی تھی۔ باپ اس نا اتنو پیار کرے تھو۔
 تاں جے اس ناماں کی یاد نہ آوے۔ اس گا اتھروں باپ پر بجلی بن گے ڈھنیں
 تھا۔ نور جہان گا متھا ورتیلی اس گا باپ واسطے قیامت تھی۔ ہٹی ماں بیٹھو وی تھو
 تے واہ جھولی ماں، باہر نکلے تے مونڈ اور، ملاں میرگی لاڈلی نال کہڑو پیار نہ
 کرتو۔ گراں کا نمبر دار علیا توں لے کے منگ پن گے گزارو کرن آلا بھایا
 توڑی۔ سب اُس نال پیار کریں تھا۔ اک اپنی جھولی ماں لے تے دوجو

کھسے۔ واقعی نور جہان سب توں خوش قسمت بچی تھی۔ چھینٹ کا کپڑا کتنی، سوتی کا کتنی، رنگ برنگی چھپریں تے نوں بنیاوا کھانا۔ نور جہان کا چا چاتے چا چیس اپنؤ آپ گھول گھمانویں تھا۔ نور جہان تیرے پروں مھارا نکا قربان۔ مھاری جان سو سو وار صدقے۔ کجھ دن پہلاں گا یہ موج میلا نور جہان کا دل دماغ پر ہتھوڑا مار مار گے اس نا جگان کی کوشش کریں پرواہ کوشش گے باجود اکھا گاڑن توں مجبور تھی۔ بڑی مشکل نال جے با پھل افران ہویں تھاتے سامنے باپ کی قبر نہیں بلکہ زندوتے بے بس باپ دے تھو۔ جھیر و دیکھے تے سب کجھ تھو۔ پراج بچی نا جھولی ماں نہیں لے سکے تھو۔ جھیر و اپنی نور جہان نامو ہنڈھے نہیں چا سکے تھو۔

اڈا تیناں کے ہو گیو؟ جے اج انو کیوں رس گیو ہے۔ تیری نور جہان تیں کے خطا ہوئی ہے۔ اڈا ایکو وار صرف ایکو وار جھولی ما چالے اڈا۔ صرف ایکو وار چھاتی نال گھٹ گے لوئی پلا ماں چھپالے۔ اڈا ہوں سخت ٹھری وی آں۔

ٹھنڈی ہوا گواک جھولو آو نور جہان گا وجود وچوں لکھاں سوئیں پار ہو گئیں۔ واہ سی کر گے رہ گئی۔ پراڈونہ اٹھیو۔ اج اس کو دند کن پٹن آلو بھی کوئے نہیں تھو۔

گل مچ پرانی نہیں۔ مقدم فروجیا کی سترنج آنویں تھیں۔ بڑی شونقاں
 شانقاں گی سترنج تھیں۔ گراں کی ہرٹ گے ذمے اک اک سترنج تھی۔ کولیاں
 کی سترنج سب تیں اگے تھی۔ سترنج گو ستارو بڑو اچوتھو۔ تے چھکن آلا جناں گو
 ستارو اس توں وی اچو۔ ملاں میر مہراگی بیل پر تھو۔ عطا محمد کی بولی پر تمام برادری
 جوش ماں بھری وی تھی۔ دو جیس سترنج آلا سخت کوششاں گے باجود کولیاں گی
 سترنج توں اگے ہون ماں ناکام ہو گیا تھا۔ اللہ جناں گی خیر ہوے۔

گیر یو اللہ نایا دکرو۔ ”انت ناتے خدا ناپیر ہوے“ بڈھا کریم بخش نے کہیو۔
 اسے جوش تے اس خروش ماں سترنج کھرڑے آن لگی۔ میکھوں آلا گا
 پہڑا پر سترنج تل گئی۔ اگلو سرو بسالتاں سترنج نے رخ رو ہڑتوں دو بے پاسے رکھ
 لیو۔ پشلا جناں بیلاں پر ہتھ نہ رکھ سکیا۔ ملاں میر نے دوھائی دتی۔ سترنج چلی
 سترنج گو رڑھ جانو عزت تے ذلت کو سوال تھو۔ بیل پر اس گا ہتھ تے سترنج رڑھ
 گئی۔ بنھاں نئی ماں ملاں میر سترنج ناں ہلارا کھاتو جائے تھو۔ تے برادری کا باقی
 لوک غش کھاگے ڈھے گیا۔ واقعی اج برادری منہ ہی کڈھن جگی نہیں۔ اج ان کے
 سامنے ملاں میر کی ٹٹی پھٹی لاش پئی وی تھی۔

کفن دفن توں بعد سب واپس آیا۔ چاچا چاچی کچھ کھسر پھسر ماں لگ گیا۔
 نور جہان نااج کوئے نہیں چا وے تھو۔ کسے نے اس گاسر پر ہتھ نہیں پھیر یو۔ لوک
 اپنے اپنے گھریں چلا گیا۔ نور جہان اندر گئی۔ پراج اداگا گھماناں کی جگہ چاچا کی
 جھڑک لبھی۔ منحوس ڈائن تیں مھارو بھائی نہ چھوڑ یو۔ چل نکل اس گھر توں۔ تو نہ
 جمتی تے مھارو بھائی بھی نہ مرتو۔ توں ہے ہی چڑیل ہے۔ توں تے جس گھڑی
 اس کے گھر جمی تھی۔ تیں اپنؤ باب کھا چھوڑ یو۔

ویہ بال جن ماں اس گواڈواپنی انگلیاں گی کنگھی پھر تو رہ ہوئے تھو۔ اج
 اس گاچاچا گابے رحم ہتھاں ماں تھا۔ وہ اُن نا اس طرح چھکے تھو، جس طرح کوئے
 کوٹھو بناتاں کھبل نا چھک یو لاوے۔

واہ برتی برف، دھندتے کورا ماں اپنا باب اگے فریاد لان آ پینچی تھی۔
 بابل میرو گھر کت ہے۔ ہوں کھیرٹی گلی جاؤں؟
 آسمان تھوڑو جہیو پاٹو دینہہ نے اک نظر نور جہان گامشکرتا دنداں پر سٹی تے
 لوئی نال منہ ڈھک لیو۔



1- لفظ تے ان کا مطلب:

پول : پیراں ماں لائی جان آئی گھایا پراں کی بنی وی جتی، اک قسم کی جتی عارضی جھیرٹی لوک پرانے ویلے استعمال کریں تھا۔

کھوسرو : جوڑا کوچ پرا نو روپ، پُرانی جتی

سُتھنی : سُتھن کو اسمِ تفسیر، نکی گد ریاں کی سُتھن

ہتھوائی : اسوتیں بعد ماں کپیو جان آلو گھاہ جھیرٹ وکپ کے نال ماں چوکھراں ناں کھوالیو جائے۔

لایری : ددھ دین آئی مھیس یاگاں، جھیرٹی تازی سوئی وی ہوئے۔

بھاروں : بھید، بکری، بھید و مال

کوٹھڑی : نلو کمرو، کوٹھا کو اسمِ تفسیر

ہٹی : دُکان

کٹھار : لکڑی یا مٹی کی بنائی وی واہ جا جس ماں اناج رکھیو جائے۔

بھانڈا ٹینڈا : برتن

برہیا	: موسمِ برسات
نکماں	: بے کار
آنٹڑا	: انڈا، ٹھول
ریس	: رشک
تریلی	: پر سے، پسینو، پرسو، کائے گلی چیز
چھیریں	: دوپٹہ
نواں بنواں کھانا	: نواں نواں کھانا، رنگ برنگ کھانا
گھول گھمانا	: پیار دینو، قربان ہونو
بانپھل	: اکھاں کا اُپر گوصو، بانچھل
اکھا گاڑنی	: اکھ کھونی
ٹھری وی	: ٹھنڈ لگی وی۔
دندکن	: دند پر دند چڑھنو
سترنج	: لمی شہتیر

ادو	: باپ
شوق	: شوق
برادری	: بھائی چارو
مکھیوں	: مکھیر، شہد
کن بسہ	: کانا پھوسی، آہستہ گل کرنی

2- سوالات:

- (۱) کہانی ماں لاڈلی کس نا کہیو گیو ہے تے کیوں؟
- (۲) نور جہان نکا ہوتاں کس قسم کا کپڑا لائے تھی؟
- (۳) کوٹھڑی ماں کے کے سامان تھو؟
- (۴) اس کہانی کو خلاصہ اپنا الفاظ ماں لکھو۔
- (۵) چاچا چاچی نے نور جہان سنگ کے برتا کیو؟
- (۶) کہانی کار محمد حسین سلیم نے کس قسم کی زبان اس کہانی ماں استعمال کی ہے۔

3۔ دو لفظاں بچوں مناسب لفظ کو چون کر کے خالی جگہ بھرو۔

(i) موسیٰ سوانی نے اپنی پول..... نور جہان نا دتی۔

(ترکس کھاگے/ غصہ ماں)

(ii)..... سترنج اگے چلے تھو۔ (کولیاں گو/ بیٹھاں گو)

(iii) نکلی نکلی چڑیاں کو اڈار..... منائے تھو۔ (خوشی/ غم)

(iv) ملاں میرا پنی دھی نا..... بھاس کے دیے تھو۔ (آنڑا/ آلو)

(v) ملاں میر نور جہاں سنگ..... کرے تھو۔ (پیار/ نفرت)

4۔ اس کہانی ماں استعمال ہون آلا محاوراں کو استعمال اپنا جمللاں ماں کرو۔

اتھروں، بجلی بن گے ڈھینو، گھول گھمانا، ہتھوڑا مار کے چکانو، دندکن پیو۔



شمس الدین مہجور پونچھی

حاجی شمس الدین مہجور گوجری کا منڈلی صف کا لکھاڑیاں بچوں ہیں۔ اُن کی جم
۱۸۹۲ء ماں سرنکوٹ پونچھ کا گراں سیالاں ماں ہوئی۔ اُن کا والد عمر دراز گورسی بڑا
علمی آدمی تھاتے اس طرح مہجور ہوراں نا بنیادی تربیت تے عربی فارسی کی تعلیم
گھر ماں ہی میسر ہوئی۔ اُس دور ماں مُلک تے قوم نا جھیڑا مسئلا در پیش تھا ویہ مہجور
نے اپنی اکھیں دیکھیا تے بھو گیا۔

مہجور پہلاں پنجابی ماں شاعری کریں تھاتے اُن کی نعتاں کو اک کتابچو
گلزارِ مدینہ کا ناں ناں شائع ہوو و تھو، پر آزادی تیں بعد جدید گوجری کی چڑھت
کے ناں اُنھاں نے بھی گوجری ماں لکھنو شروع کیو۔ ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل
اکیڈمی ماں گوجری شعبہ گھلن ناں جھیڑی گوجری تحریک شروع ہوئی اُس ماں
مہجور بھی جوش جذبہ ناں شامل ہو یا۔

اُن کی گوجری شاعری ”گوجر ہوش رُبا“ کا ناں ناں چودھری احمد دین
پوسوال نے جموں تیں شائع کروائی تھی۔ اُن کی شاعری ماں سی حرنی، نظم تے نعت

شامل ہیں۔ جن ماں ہجر، فراق تے تصوف توں علاوہ قوم نادھون جگان کا جتن
 نمایاں ہیں۔ سروری کسانہ مرحوم کا رسالہ، گوجردیس، تے کلچرل اکیڈمی کا، شیرازہ
 گوجری کا شعبہ ماں کلام کی اشاعت تیں علاوہ اُن کو کلام اجاں بھی گیت،
 بیتاں تے نعتاں کی صورت ماں ریڈیو کشمیر تیں اکثر نشر ہو تو رہے۔
 حاجی شمس الدین مہجور گوجری کا سچا ہمدرد تے مخلص لکھاڑی تھا جنہاں نے
 گوجری لکھن پڑھن آلاں کی رہنمائی کے نان نان اُنھاں نا پور و تعاون بھی دتو۔
 ویہ آخر ۹۲ رسال کی عمر ماں ۲۱ نومبر نافوت ہو گیا تے اُتے اپنے گراں سیالاں ماں
 دفن ہیں۔ گجھ لکھاڑیاں نے اُن کی پیدائش ۱۹۰۴ء دی ہے۔



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

- لکھاڑی : لکھن آلو، مصنف
 دھون جگانو : جاگرتی، جگانو، جاگ
 مخلص : ہمدرد، اخلاص آلو

جتن : کوشش، ترلا
 معتبر : مناسب، اُچو
 چڑھت : چڑھائی، ترقی
 ہجر : وچھوڑو

2- سوالات:

- (۱) شمس الدین مہجور کدتے کت پیدا ہوا؟
- (۲) مہجور کس قسم کی شاعری کریں تھا؟
- (۳) مہجور کی بنیادی تعلیم کس طرح ہوئی؟

3- بنہ دتاں جمللاں کو جواب ”ہاں/نہیں“ ماں دہیو۔

- (i) مہجور کی شاعری ماں سی حرفی نظم تے نعت شامل تھی۔
- (ii) مہجور کی پیدائش کے بارے غلام حسین ضیا کی رائے معتبر منی جائے۔
- (iii) شمس الدین مہجور اک نثر نگار تھا۔
- (iv) سروری کسانہ نے رسالہ، گوجر دلش، شائع کیو تھو۔





سلطانِ طریقت، خادمِ اُمت حضرت سید علی ہجویریؒ کی ذات مبارک مُسلم دُنیا خاص کر برصغیر ہندو پاک ماں کسے تعارف کی محتاج نہیں۔ ہندو پاک کا اولیائے کرام ماں آپ کو شمارِ اعلیٰ درجہ کا اولیاء تے صوفیائے کرام ماں وھے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہیؒ نے ”دُر نظامی“ ماں حضرت خواجہ محمد پارساؒ نے ”فضل الخطاب“ ماں حضرت خواجہ بندہ گیسو درازؒ نے اپنا مکتوبات ماں ”مولانا جامیؒ نے ”نجات الألس“ ماں خواجہ شرف الدین یحییٰ منیریؒ نے اپنا ”مکاتیب“ ماں تے داراشکوہ نے ”سفیہ اولیاء“ آپ کا علم و فیض، دینی تے تبلیغی خدمتاں تے روحانی کمالاں نادیکھتاں آپ کی شہرہ آفاق لکھت ”کشف المحجوب“ نا انمول ہدیو پیش کیوھے۔

حضراتاں کی عمر کا حالات، سیرت تے کردار تے تعلیم کو اُماہ چشمو
”کشف المحجوب“ ہے۔

حضراتاں کو ناں مبارک علی، ابوالحسن کُنیت تے گنج بخش لقب ہے۔ آپ نا علی
ہجویری یا جلالی کہو جائے۔ آپ سید ہیں تے آپ کو سلسلہ نسب حضرت محمد مصطفیٰ
کا جمائی حضرت علیؑ سنگ جا ملے۔

حضرت سید علی ہجویریؒ سن ۴۰۰ھ، مطابق ۱۰۰۹ء ماں محمود غزنوی کا دور
حکومت ماں دارالسلطنہ غزنہ (غزنی) ماں پیدا ہوا۔ آپ نے اپنی نسبت آپ
”الجلالی، الہجویری“ لکھی ہے۔ آپ کو مسلک اہل سنت والجماعت سنگ تھوتے
فقہ کا لحاظ سنگ حضرت امام اعظم ابوحنفیہؒ (۸۰ھ، ۶۹۹ء تا ۶۷۷ء) کا مسلک
(حنفی) سنگ تھو۔ تصوف کا مسلک کا لحاظ سنگ آپ سید الطائفہ حضرت جنید
بغدادیؒ کا مرید تھا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نا ہندوستان کی
ولایت لہھی تے آپ خشکی کے رستے ہندوستان آیاتے لاہور پُج کے حضرت سید
علی ہجویریؒ کا مزار اگے اک کوٹھی ماں چالی دھیڑاں تک عبادت کرتا رہیا۔ ہند کا
قُطب کو در جو پان تیں بعد جس ویلے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت علی
ہجویریؒ کا مزار تیں ٹرن لگاتے اپ مہاراں زبان تیں نکلیو:

گنج بخش فیضِ علم مظہرِ نور خدا

ناقصاں را پیرِ کامل، کمالاں را راہنما

عام خیالِ یوہ کیو جائے جے ”گنج بخش“ کونوون ناں اسے شعرناں مشہور ہو یو، حالانکہ آپ نے اپنی کتاب ”کشف الاسرار“ ماں لکھیو ہے ”اے علی، تُو اخلق می گوید گنج بخش، دانہ پیش خود نہ داری“ (کشف الاسرار، صفحہ: ۵۵ مطبوعہ لاہور) اے علی، تیناں خدا کی خلقت گنج بخش کہہ تے توں اک دانو بھی اپنے کول نہیں رکھتو۔ فر لکھیں ”اس گل کو دھیان ہر گز دل ماں نہ آن، گنج بخش یعنی خزانہ بخشن پر قادر تے واہی ذات ہے، اُس سنگ شرک نہ کریئے۔ ورنہ تیری زندگی تباہ ہو جائے گی، بے شک وہ ایکلو خدا ہے جس کو کوئے شریک نہیں“۔ حضرت علی ہجویری کا لقب ”گنج بخش“ بارے اک ہو ر قول یوہ ہے جے آپ کی طبیعت ماں سخاوت کو جذبو تھو جے خلق خدا نے آپ ناچ مہربان تے حلیم نفس پاکے ”گنج بخش“ کو لقب دے چھوڑ یو۔

”کشف المحجوب“ ماں آپ کا سفر کی یادگار لکھیں۔ اس حوالہ سنگ یاہ کتاب

یار ہویں صدی عیسوی کی اسلامی دُنیا کا مذہبی علمی تے ثقافتی حالات جانن واسطے بڑی مددگار ہے۔ آپ کی زندگی اک اسادور ماں گزری جس گھڑی دھرتی کا قریباً

تیجہ حصہ پر مسلماناں کی حکومت تھی۔ آپ نے بکھ بکھ اسلامی ماکاں کو سفر کیوتے اُن جگہاں ماں مقیم اولیائے کرام کی مجلساں تیں روحانی فیض حاصل کیو۔ خراسان ماں آپ نے ترے سومشاخ سنگ ملاقات کیں۔ چالی سال کا لمیر اپنیڈا کے باوجود اک وقت کی نماز نہیں چھٹی تے نہ ہی کسے جمعہ کو ناغو ہو یو۔ تبلیغی مقصد واسطے سب تیں پہلاں لاہور آن آلا بزرگ حضرت شیخ اسماعیل بخاریؒ جہاں نے لاہور ماں اسلام نا پھیلاں تے تبلیغ واسطے بے پناہ کوشش کیں۔ آپ کا وعظ کی تاثیر کو یوہ عالم تھو جے وعظ مکن پر لوکاں کی بڑی تعداد اسلام قبول کر لہے تھی۔ سید علی ہجویریؒ حجتہ الاسلام امام غزالی (۴۵۰ھ - ۵۰۵ھ) کا ہم عصر تھا۔ قرون وسطیٰ کی صوفیانہ فکر ماں حضرت ہجویریؒ نے بنیادی طور پر امام غزالیؒ سنگ رتو ملتو کردار ادا کیو۔ آپ کی تعلیم تے تبلیغ کا دور دور علاقاں ماں کھنڈ گئی تے بلیں بلیں آپ کا فیض کو اثر پورا ہندوستان ماں کھنڈ گیو۔ حضرت سید علی ہجویریؒ نے تصوف تے روحانی تعلیم کا حوالہ سنگ مچ ساریں کتاب لکھیں، بھانویں اُن کی مچ ساریں لکھت زمانہ کی بے مہری کے ہتھوں بیچ نہ سکیں۔

روسی دانشور زوکوفسکی نے کشف المحجوب مطبوعہ ایران ۱۳۳۰ھ ماں حضرت ہجویریؒ کی لکھتاں کو ذکر کیو ہے، جہیڑی آپ کی مشہور تصنیف ”کشف المحجوب“

کے علاوہ ہیں۔ ”کشف المحجوب“ فارسی زبان ماں تصوف تے اُس کی رمزوں پر پہلی کتاب ہے جھیرٹی غالباً ۴۴۰ھ، ۱۰۴۸ء میں بعد چھپی ہے۔ اس نا تصوف پر برتری تے پرانی کتاب ہون کو بڈیا حاصل ہے۔ اس کا قلمی نسخہ مشرق تے مغرب کا کتاب خانوں ماں محفوظ ہیں۔ آپ نے اس کتاب ماں تصوف کی مچ ساری گٹھاں نا پھلورن کی کوشش کی ہے۔ مھاری صوفیانہ تے فکری روایت ماں اس کتاب نا بڑی اچیری تھائی حاصل ہے۔ یقینی طور پر یاہ کتاب بر صغیر ماں اسلامی تصوف پر لکھی جان آئی پہلی لکھت ہے۔ حضرت ہجویری نے اس کتاب ماں مکمل صوفیانہ طور طریقہ پیش کرن کی کوشش کی ہے۔

”کشف المحجوب“ نا پڑھن تیں بھیت چلے جے سید ہجویری تفسیر، حدیث ، فقہ، عربی زبان و ادب، فلسفہ، تاریخ، تصوف، دین تے شریعت کی باریک رمزوں پر باریک نظر رکھیں تھا۔ خادم اُمت سید حضرت ہجویری کی وفات کی تاریخ کا بارہ ماں لکھن آلاں ماں اک رائے نہیں ہے۔ آپ کا مزار کا احاطہ ماں دو جگہ جامی لاہوری کا دو قطعات تاریخ ماں ۴۶۵ھ (۱۰۷۲ء) کی تاریخ درج ہے تے یاہ ہی تاریخ وفات اکثر لکھاڑیاں کی نظر ماں درست قرار پاوے۔ بہر حال یاہ گل یقینی ہے جے حضرت ہجویری نے ۴۸۱ھ مطابق ۱۰۸۸ء تے ۵۵۰ھ مطابق

۱۰۶ء کے بچھکار وفات پائی۔ آپ کی وفات لاہور ماں ہوئی تے اُتے ہی سُپرد
خاک ہو یا۔

سلطانِ طریقت، برہانِ شریعت حضرت علی ہجویریؒ کی ذاتِ تصوف کا
اشٹان کو وہ لشکتو دینہہ ہے جس کو لشکار و قیامت تک لشکتورہ گو، خاص کر برصغیر
ہندوستان پاکستان ماں آپ کی دعوت، تبلیغ تے توحید کا عقیدہ کی لوکاں کا دلاں
تے دماغاں کو اندھیر و ہمیشاں دُور کرتی رہ گی۔ خالقِ کائنات اللہ عزوجل کی ہمیش
یاہ سنتِ حسنہ رہی ہے جے جد بھی کوئے قوم عام طور پر اُس کا حکماں کی اُن منی
کرن لگ جائے تے اپنو متھو دو جاں اگے ٹیکو شروع کر دیے۔ شرک اُس کی
رگاں ماں دوڑن لگ جائے، حقوق اللہ تے حقوق العباد و اہاں کی کوئے پرواہ نہ
کرے تاں اللہ تعالیٰ اُن کی ظاہری تے باطنی میل نادھون واسطے پاک روحاں
بچوں کسے کی چون کر کے اُس قوم کی بہتری کو بندوبست فرماوے، جہیڑی اللہ کا
بنداں نا، بنداں کی غلامی تیں خلاصی دوا کے اک خدا کی بندگی دسے تے دوجی تمام
چیزاں تیں اُن کو رشتو توڑ کے اُن کو دھیان صرف واحد اللہ کی ذات سنگ لاوے۔
حضرت علی ہجویریؒ کی بیش قیمتی لکھت تے تصوف و علم کی مچ اُچیری
لکھت ”کشف المحجوب“ نا پڑھاں تاں ہم دیکھاں جے سید علی ہجویریؒ نے خاص

طور پر تو حید کو ذکر کرتا اُس کی عظمت نابیان کیو ہے تے بکھ بکھ اللہ کا ولیاں کا حوالہ سنگ تو حید کی سچائی کو بھیت چلے۔ آپ کو پہلو کشف حجاب، معرفت الہی تے مشائخ کی رمزاں بارے ہے، جد کے دو جو کشف حجاب تو حید کا بیان ماں ہے۔

حضرت سید علی ہجویریؒ فرما نوں جے ربِ قدوس کو ارشاد ہے ”جے تھارو معبود اک ہی ہے“ تے فرمایو جے ارشادِ ربی ہے ”تم کہہ دیو اللہ اک ہے“ فرحق تعالیٰ نے فرمایو جے اللہ تعالیٰ واحد ہے تے اُس کی ذات تے صفات کو کوئے شریک نہیں، تے اُس کا کماں ماں کوئے اُس کے برو بر تے شریک نہیں، تے اُسے نا تو حید کہیں۔

آپ تو حید کی قسم بیان کرنا فرما نوں جے ”تو حید کی ترے قسم ہیں، پہلی حق تعالیٰ کی تو حید حق تعالیٰ واسطے تے یوہ حق تعالیٰ کی اپنی واحد نیت کے بارے علم ہے۔ دو جی حق تعالیٰ کی تو حید مخلوق واسطے۔ یوہ حق تعالیٰ کو اپنا بنداں نا تو حید کو حکم ہے تے بنداں کا دل ماں تو حید کو جذبہ پیدا کرنو ہے۔ تیجی مخلوق کو حق تعالیٰ کی تو حید نامنؤ تے یوہ خداوند تعالیٰ کی تو حید کا بارہ ماں ان کو علم ہے۔ بس بند و جد حق تعالیٰ کو عاشق ہو جائے تاں اُس کی واحد نیت پر اس طرح کو عقیدہ رکھے جے ”حق تعالیٰ واحد ہے جہیر و وصل تے فضل نا قبول نہیں کرتو (یعنی نہ کوئے

اُس کے سنگ جڑ سکے تے نہ اُس تیں کجھ جدا ہو سکے (تے اُس کی ذات ماں دو جو جائز نہیں۔

حضرت سید علی ہجویریؒ اللہ تعالیٰ کی توحید کے نان نان اُس کی صفاتِ حسنہ بیان کرتاں فرماویں ”وہ تمام کھوٹاں تیں پاک تے تمام عیاں تیں پاک، مچ اُچو ہے، کوئے اُس جسو نہیں جے وہ اُس سنگ مل کے دو وجود ہو جائیں، اُس کو کوئے پوت نہیں جے اُس کی نسل اپنا اصل کو تقاضو کرے، اُس کی ذات صفات کو کوئے بدل نہیں جے کسے چیز نان اُس کو وجود دل سکے۔ وہ اُن تمام اُچی تے سچی صفتاں آلو ہے جھیر و مومن تے موحد پوری بصیرت سنگ اُس واسطے ثابت کریں جے اُس نے خود اپنا آپ نا اُن صفتاں نان ملا یو ہے، وہ اُن صفتاں تیں بری ہے، جھیریں بے دین لوک اپنی خواہشاں کے نان اُس واسطے بیان کریں، کیوں جے اُس نے اپنا آپ نا اُن صفتاں نان نہیں جوڑ یو، وہ ہمیش زندو تے سب کجھ جانن آلو ہے، وہ بڑو مہربان تے مچ رحم کرن آلو ہے تے ہر شے پر قادر ہے، وہ سب کجھ سُنن آلو تے ہر چیز دیکھن آلو ہے، وہ کلام کرن آلو تے ہمیش باقی رہن آلو ہے۔

حضرت علی ہجویریؒ المعروف داتا گنج بخشؒ نے توحید کا بارہ ماں وقت کا ولیاں تے مشائخ کا قول خاص طور پر لکھیا ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کا حوالہ

سنگ ویہ لکھیں ہے ”حضرت جنیدؒ کہیں ہے تو حید کے متعلق سب تیں بہتر جملو
 حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہے جے پاک ہے واہ ذات، جس نے اپنا بنداں
 واسطے اپنی معرفت ماں کوئے راہ نہیں رکھی، سوائے معرفت کا اعتراف عجز
 کے۔“

آپ حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ کو قول نقل کر کے لکھیں ”اللہ تعالیٰ کی
 ذات علم کے ناں موصوف ہے نہ تے قیاس ماں آسکے تے نہ ہی دُنیا ماں اکھاں
 سنگ دیکھیو جاسکے۔ بے شک آخرت ماں اکھ اُس نا ظاہری تے باطنی طور پر دیکھ
 لیں گی تے اللہ تعالیٰ نے مخلوق نا اپنی ذات کی حقیقت کی معرفت تیں پردہ ماں
 رکھیو ہے تے اپنی ذات پر آیات ناں مخلوق کی رہنمائی کی ہے۔ دل اُس کی
 معرفت پالیں پر عقل اُس کو قیاس نہیں کر سکتیں، اکھ اُس کا انداز و کہیاں بغیر
 قیامت کے دھیان اُس کا دیدار کو شرف حاصل کریں گی۔“

حضرت داتا گنج بخشؒ نے قریباً پوری اسلامی دُنیا کی سیر کی تے اُس ویلے
 مشائخ عظامؒ نے صوفیائے کرامؒ کو لوؤں علم تے حکمت سکھی۔ آپ نے ماوراء
 النہر، آذربائیجان، بسطام، خراسان، کمند، نیشاپور، بخارا، سمرقند، سرخس، طوس،
 فرحانہ، اوزکند، میمنہ، مرو، ترکستان تے ہندوستان کا کئی شہراں کی سیر کی تے

دیکھو بھالیوتے توحید پر رسالت کا نعرہ حق نا اچو کیو جس ماں ایمان کی پاکی بھی تھی
تے خلوص کی مٹھاس بھی۔

پنجاب کو دل لاہور جہیڑ و حضرت علی ہجویریؒ کا آن تیں پہلاں گفرتے
شرک کو گڑھ تھو۔ آپ کا آن نان توحید کو مرکز تے قلعو بن گیوتے اُس کی قسمت کو
تارو اسو لشکیو جے یوہ اسلامی دُنیا کو اک بڑو شہر بن گیو۔ یوہ صرف حضرت داتا گنج
بخشؒ کی اُچی ذات کی برکتاں کو میو تھو۔ حضرت شیخ مجد الف ثانیؒ نے لاہور شہر نا
قطب ارشاد کو در جو دو تو۔ آپؒ کی وفات کے بعد بھی آپ کو نورانی مزار اخلاق کو اُماہ
چشمو ہون کے نان نان ہر دور کا حاکماں کی حاضری واسطے بھی عزت کی تھائی رہی
ہے۔ مھاری بد قسمتی یاہ ہے جے ہم اولیائے کرامؒ کا کارنا ماں کو ذکر تے کراں
تے اُن سنگ محبت بھی رکھاں پر اُن کی تعلیم تے طریقاں نا اپنی زندگی ماں
ڈھالن تیں ٹال مٹول کرتاں رہاں۔ اج جد پوری دُنیا ماں مسلماناں نا اک
تکلیف دین آلئی حالت جھلنی پے رہی ہے، اسا ماں حضرت شیخ علی ہجویریؒ کا
طریقہ کار، حُسن اخلاق، ضبط تے صبر، حلیمی تے انسان دوستی کا رنگ سنگ اپنا
آپ نارنگن کی سخت لوڑ ہے۔



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

مسلك	: طريقو
لميرا	: لمو
آپ ٻڍراں	: اپنے آپ
ايڪلو	: تنها
بکھ بکھ	: کٽي کٽي، جڏا جڏا، الگ الگ
لکھت	: لکھي وي کائے چيز، تصنيف، سند
ٻڍيار	: ٻڍيت، ٻڍوپن
ٻچھکار	: درميان، مجاڻے
عيب	: قصور
قادر	: قدرت رکھن آلو
جھلنو	: برداشت ڪر نو
گڙھ	: مرکز
باريڪ	: پتلي، معين

2- سوالات:

- (۱) حضرت سید علی ہجویریؒ کی پیدائش کت تے کس دور حکومت ماں ہوئی۔
- (۲) حضرت سید علی ہجویریؒ نے کے تعلیم دتی؟
- (۳) سید ہجویریؒ کس ناں سنگ مشہور تھا؟
- (۴) توحید تیں کے مراد منی جے؟

3- خالی جگہاں نامناسب لفظاں نال بھرو

- (i) حضرت سید علی ہجویریؒ ہوراں کو پوروناں.....تھو۔
- (ii) مقالہ حضرت سید علی ہجویریؒ کا قلم کار گوناں.....ہے۔
- (iii) حضرت سید علی ہجویریؒ.....ماں مدفن ہیں۔
- (iv) اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اُس ذات تے صفات کو کوئے.....نہیں۔
- (v) کشب المحبوب.....کی لکھت ہے۔

4- بٹھ دیتا وی لفظاں کا متضاد لکھو:

خشکی، داخل، علم، حکم، اُچی، جوڑنو



آٹا کو پاء

میروناں تے ماں باپ نے میر حسین ہی رکھیو تھو وری لوکاں نا اس گل کی کے پرواہ تھی جے میرا ماں باپ نے کس چاہ ناں میروناں میر حسین رکھیو تھو ویر تے مناں میریو میریو ہی کہیں تھا۔ یاہ گل نکاں ہوتاں کی ہے۔ جس ویلے ہوں اُس باپ کا ناں توں پہچانیوں جاؤں تھو۔ جس کی پنجست کنال زمی ہے۔ جس بچوں ادھی بناں تے سیکر ماں پوری ہو جائے تھی تے باقی ظاہر ہے کہ کاشت گے قابل زمرہ ماں شامل تھی۔ جس بچوں مک دو چار من ہو ہی جائے تھی۔ گھاہ گیس وی دس پندراں سرچانویں بھریں۔ مکتی گل یاہ جے دو ترے مہینا اپنا بھی تے مال چوکھر کا بھی سوہناٹپ جائیں تھا۔ باقی ناؤں مہیناں میرا باپ گو وہی گتھوتے گھاہ جگو وہی کھیڑو۔ سرگی ویلے گھروں نکلیوتے ادھ نماشاں توں پہلاں میری سمبھان ماں کدے گھر مڑ کے نہیں آویا دو جس نالوک دینو کہیں تھا۔

کدے کدے گھر آتا نا چر ہو جائے تھوتے مھاری اماں مناں تے
 میریاں پنجاں بہناں نادلا سودیتی رہ تھی۔ بچا ہننے اڈو آوے گوتے تم نالیٹی بنا کے
 دیوں گی۔ یاہ لیٹی کدے کدے ہم نالہہ ہی جائے تھی۔ تے کدے کدے اس نا
 اڈیک اڈیک کے سوہی رہاں تھا۔ تے نگئی لوجاگاں تھاتے اڈو آ کے مڑ گیو وؤ
 ہووے تھو۔

مھار اٹبر کو تم نا پتولگ ہی گیو۔ ہم چھ بہن بھائی تھادو بہن میرا تیں بڑی تے
 ترے نکلیں۔ ہن چوکھراں گو تم نا احوال دس ہی چھوڑوں نہیں تے تم اڈیکتا ہی
 رہیں گا۔ خبرے کے کجھ مال چوکھراں ہم نے رکھیو وؤ تھو۔ مال چوکھراں ماں ایک
 مھیس جس کا سنگ اس راگا تھا۔ جے کدے مھیس اپنؤ منہ قبلہ در کر کے کھلی
 ہوئے تے امک سنگ قطب تے دو جو مشرق گو پتو دیے تھو۔ کدے اس ویلے
 ہوں سکول ماں داخل ہو کے جغرافیو پڑھتو۔ تاں مناں طرفاں گا سمجھن ماں
 بڑی آسانی رہتی۔ تے مھیس ایکلے بھی نہیں تھی۔ ایک جھوٹی بھی ناں تھی۔
 جھیرٹی دن داں دروں تے دواں چواں سالاں کی پوری تھی۔ پر میری ماں کی یاہ
 شوق کدے پوری نہ ہوئی جے واہ اس پیٹھ بھی کوری لے گے پیسے۔ یوہ تھونکو
 جہو تعارف۔

ہوں کوئے ستاں اٹھاں سالاں گوہوں گو۔ جس ویلے اڈو مناں لے کے سکول
 ماں داخل کرا آ یو ماسٹر سبق تے روز دے تھو۔ پر مناں یاہ گل چنگی نہیں تھی لگے۔ جے
 میری وردی پراڈو جہیڑا پیسہ لاوے گو انھاں گو آٹو لے آتو تے پنج ست ڈنگ سارا ٹبر کا
 ٹپ جائیں تھا۔ اس بے چارہ کی مدد کرن آلو کون تھو۔ جہیڑو مھارا پیٹ ماں گجھ
 باہن واسطے لوکاں گے کو لوں ادھار لیتو رہ تھو۔ فردھیڑیں لالا گے سارو سال مکا تو رہ
 تھو۔ بدل بارش ہوئے، یادھپ گرمی اڈا نے دھیڑی ضائع نہیں کرنی۔ جے اڈو
 آرام کرے تے فرسارو ٹبر بے آرام ہو جائے گو۔ آمدنی کو ذریعہ بھی تے گجھ نہیں
 تھو۔ مھیس کدے چوتھے پنجویں سال لائیری ہوئی تے ماں ددھ بچن کوناں ہی نہیں
 لپے تھی۔ اس کو کہنو تھو اس طرح مھیس مر جائے گی۔ تے مھیس کامرن توں ہم سارا
 سخت ڈراں تھا۔ چلو کدے کدے کچی تے لہ جائے تھی۔ بھانویں تھی ڈاڈی مہنگی
 اس گلوں بھی موکل جاں گا۔ اڈا کی بھی مرضی تھی جے تھوڑو مچ ددھ ہٹی پر لا چھوڑاں پر
 اماں گی خواہش کے خلاف اڈو کوئے کم بھی نہیں تھو کرے۔ وہ تے نکی لوسویرے ماں کو
 لوں صلاح پچھ گے جس نان دھیڑی جانو ہوئے جائے تھو دھیڑیاں گا اڈیک
 وان مچ سارا اڈو بیچارو ایکلو کت کت جائے۔ گجھ ٹرتار ہیں تھا۔ تے چنگی مندی
 کہتار ہیں تھا۔ تے مچ دھیڑیں لو اتار ہیں تھا۔

میں یوہ سارو کجھ سوچ سوچ گے سکول نہ جان کو فیصلو کر لیو ووتھو۔ اماں نا پتو تھو پر اڈانا کوئے مہینہ بعد ہی پتو لگو جے ہوں دھیاری بن جاگے مھیس جگو مُٹھو لیاؤں یا کدے لکڑیاں کو مُٹھو لے آؤں۔

گواہنڈی گراں کا گیراں کدے بن ماں آیا وا ہویں تھا۔ ویہ لکڑی نہیں تھا کپن دیں۔ ایک دوواری ہوں سخت کیٹوتے ہُن ہوں نکلی لو اندھیرے یا فرپیشی توں پچھے جاؤں تھو۔ تاں جے ویہ آکے مڑ گیا وا ہوئیں۔ تے فر کدے کدے لکڑی کو مُٹھو دے گے چاہ لون ہٹی پروں لے آؤں تھو۔ یا اماں جگو تمباکو۔ یوہ کجھ کر کتر گے بھی کدے پوری نہ پئی۔ دھیاریاں آلا فر بھی اڈانا لوڑتا دو چار گھر آہی رہیں تھا۔ تے مناں کدے کدے اڈا پر لہر چڑھ جائے تھی۔ جے یوہ کاں واسطے لوکاں کو ادھار چاڑھ تو رہ۔

فر چیتو بھی آجائے تھو۔ جے اٹھ جی کھان آلا تے دو چار ماں بچا چوکھر بے چارو کرے بھی کے؟ دادو میرو گراں گانمبر دارنال جنوٹھنورہ ہوئے تھو۔ تے باڑی مال چوکھر کجھ بھی نہیں تھو۔ یاہ تے میرا نانا کی مہربانی تھی۔ جے بیاہ بھی کراپوتے پنچ ست کنال زمین بھی دے چھوڑی بھی تھی۔ اڈوا جاں کوئے باراں تیراں ہی سال کو تھوتے بیاہ ہو گیوتھو۔ کجھ سال تے بیاہ کو قرضو ہی مکا تو رہیو اسے گی ہمت

تھی۔ بے اتنا ٹبرناں پالے بڑی بہن جھیرٹی باراں تیراں سالاں کی تھی۔ بیاہ گے دتی بھی تھی۔ پر دوسیں مہینیں ماندی ہوئی تے دوا دازوں ادا ہی نا کرنو پیو۔ اڈانے گھر آئی تے مڑ کے کوئے لیجان آبو ہی نہیں۔ ہورنگی نکئی تھیں۔ دھیاری ساری پنچ گیٹ کھیڈتی رہیں تھیں۔ یا چلھا اگے بیس کے سچی کیرتی رہیں تھیں..... سا روٹبر کھاری ہیٹھ دین جگوتھوتے..... اڈا کی ایٹکی جان..... کدے کسے روز ٹیم پر گھر آجائے تے ہوں۔ یا جاگتاں ماں تے رات ماں ناں صلح کرے جے ہن کسے کولوں پیشگی نہیں لین لگو۔ دھیاریں مکتی نہیں تے لوک ایویں بے عزت کریں۔ پر اڈا کی قسم دینہہ گیاں رسماں توڑیں ہوئے تھی۔ یا اچر توڑی کٹھلی ماں آٹو ہوئے تھو۔ مکوتے اڈانا قرض چانو ہی پوئے تھو۔ تے فرو وہی دھیاریاں کو بکھیڑو۔ تے اک دھیاری اڈو خاصو چر کو پہنچو۔ بوہو کھولتاں ہی پتولگ جائے تھو۔ جے اڈو آبو ہے۔ پر اچ اڈا کو طور ہی بد لیوو و تھو۔ اسو سہی ہو یو جے اڈو اندر اپنا آپ نادھرو دھرو گے ہی بڑھیو ہے۔ کھنگتو کھنگتو تے اکھلال پلپیں پنڈانال ماں نے ہتھ لایوتے کہن لگی۔

”یوہ بھکھے لگو و و خبرے تاپ ہو گیو ہے“۔

سارو ٹبر چپٹ رات جاگتو رہیو۔ نیند کس نا آوے آ۔ ایک تے ڈھڈ کو تندور
 بھکھے تے دو جو اڈا گو حال خراب ہی ہو تو گیو۔ مناں چنگی طرح یاد ہے سرگی ویلے
 اڈو جھیرٹی گل کرے تھو۔ آٹو، دھیاڑیں، گھاہ تے لیراں ہی گی گل تھیں۔ پر اڈو
 بہلو ہی اپنیاں ساریاں اُلجھناں توں دور مچ ایک ہو رہی دوڑ ماں چلے گیو تھو۔
 ماں کہن لگی..... ساہ نکل گیو ہے، تے پٹن لگی۔ ماں نا ہی دیکھ کے سارا ٹبر
 رون لگوتے اج میں دیکھو اڈا گا متھو ور پریشانی کی کائے نشانی نہیں تھی۔ سگوں منہ
 پر مچ رونق تھی۔ اج خبرے اس گیس دھیاڑیں مک گئیں تھیں۔ تے ماں کہہ تھی
 ”کفن جگا پیسہ نہیں“ تے ساریاں تیں نکئی بہن لگی نے رولو باہیو و تھو:
 ”اماں لیٹی دیو!“



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

ٹبر	:	کنبو
چوکھر	:	مال، مھیس، ڈنگر، داند، گاں وغیرہ
اڈو	:	باپ
مٹھو	:	کڈو، کلاو

دھیاری	:	دن
چنگی مندی	:	اُتار چڑھاؤ، کھل اُپر
ایکلی	:	تنہا، گھلی، ایکل مَوکل۔
مانجھا	:	مھیس بچوں، مھیس گواسمِ صفت، کدے کدے ددھنا بھی مانجھو کہیو
		جائے۔
چیتو	:	یاد، یادگیری
سجی	:	سواگو
ماندی	:	بیمار
پیشگی	:	پہلاں اداہون آلی رقم
چرکو	:	دیرنال، چرلاگے
لیٹی	:	لسی گھی تے آٹاماں بنیاوا اک سواد آلا کھانا کوناں
ڈنگ ٹپانو	:	وقت ٹپانو، گزارو کرنو
پوری پینی	:	کامیاب ہونو

ڈھڈ کو تندور بھکھنو : مچ بھکھ لگنی

لہر چڑھنی : غصو کرنو

پٹنو : روٹو، کرلانو

2- سوالات:

(۱) کہانی ”آٹا گوپاہ“ کو خلاصو لکھو۔

(۲) میریو کے کے جودی کرے تھو؟

(۳) اس افسانہ ماں کہڑا کہڑا کردار ہیں اُن گاناں لکھو؟

(۴) امین قمر کی کہانی آٹا گوپاہ گو اپنا لفظاں ماں لکھو۔

(۵) اس کہانی نا پڑھ کے کے احساس پیدا ہووے۔

3- بُنھ دتا بھی لفظاں نا جملاناں ماں استعمال کرو:

دلاسو، اڈیک، نکلی لو، کدے کدے، نماشاں، فیصلو

4- ان لفظاں کی ضد لکھو:

چنگی، کچی، مرن، چر، لین، زمین



نعت

سچا اچا اعلیٰ اچا کاج سکھاوڻ آیا
سدھا راہ سبلا سوکھا راس بناوڻ آیا

بگڑی بگڑی آن بنائی درس توحید پڑھایا
گُفر شرک گمراہیوں مھاری جان بچاوڻ آیا

بھلا گتھا، کڈھ بھلیکھا سدھے رستے لایا
رہبر پاک محمد ﷺ عربی تھا بخشاوڻ آیا

ماڑا ریڑا لسا ماندا حضرت نے سرچایا
نیکو کار انسان کی اچھی شان بدھاوڻ آیا

رکھی لاج رسول ﷺ نے رحمت کا کر سایا
اُمت کے باغیچے پیارا بوٹا لاوڻ آیا

1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

کم	:	کاج
سکھان، تربیت	:	سکھاوَن
آسان	:	سبلا
خرابی، خراب حال، ابتر حالی، خجلی	:	بگڑی تگڑی
دھوکا	:	بھلیکھا
رہنما	:	رہبر
لاغر، مندا	:	ماڑا ایڑا
کمزور	:	لسا
پہار	:	ماندا
شان اُچی کرن	:	شان بدھاوَن
باغ ماں	:	باغیچے
پیڑ، درخت	:	بوٹا



گوجری کو پہلوناول نگار

مرحوم غلام رسول اصغر

گوجری زبان کا کئی عظیم شاعر تے ادیب ہو گزریاں ہیں جنہاں نے اپنی قلم کو جادو چلا کے اس میٹھی زبان کی خدمت کی ہے۔ گوجری زبان ماں کئی مشہور غزل تے نظم لکھی گئی ہیں لیکن کجھ عرصو پہلاں توڑی گوجری زبان ماں کوئی ناول نہیں تھو۔ مرحوم غلام رسول اصغر نے گوجری زبان ماں پہلوناول ”آخری سہارو“ لکھ کے اس پیاری تے نیاری زبان کی خوبصورتی ناچار چن لادتا۔ مرحوم کا اس کارنامہ نا دیکھ کے بڑا بڑا قلم کار حیران رہ گیا۔ سن ۱۹۹۲ء ماں ناول ”آخری سہارو“ نے حکومت کولوں پنج ہزار روپیاں کو انعام بھی جیتو تھو۔

مرحوم غلام رسول اصغر کو جم ۳۰ / جون ۱۹۴۹ء ماں موضوع پچیاں ضلع جموں ماں ہوو۔ اُنھاں نے گجر طبقہ کی بہتری واسطے کئی کوشش کیں۔ ویہ گوجری ثقافت نازندہ رکھن واسطے جدوجہد کرتا رہیا۔ اُنھاں نے ٹیلی ویژن واسطے ڈراما بھی تیار کیا جن ماں ”نور و“ تے ”ادھوادھ“ شامل ہیں۔ مرحوم غلام رسول اصغر اک گوجری فلم بنان گا بھی بڑا خواہش مند تھاتے اس سلسلہ ماں تمام تیاری بھی مکمل ہو چکیں تھیں، فلم گی شوٹینگ کرن واسطے ۲۰ / جون کو دھیانڈ و سرینگر روانہ ہون واسطے مقرر کیو گیو تھو لیکن خدا نا گجھ ہو رہی منظور تھو۔ خدا نے اس فنکار تے ادیب نا شوٹینگ شروع ہون تیں پہلاں ہی اپنے کول بلا لیتے اس طرح ۱۱ / جون ۲۰۱۰ء بوقت رات ڈھائی بجے گوجری کو یوہ پہلو ناول نگار فوت ہو گیو۔



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

عظیم	:	بڑو
عرصو	:	وقت، ویلاؤ
پیاری تے نیاری	:	سوہنی، پیاری

قلمکار	: لکھاڑی
طبقہ	: برادری
جدوجہد	: کوشش
مقرر	: طے
فوت	: وفات پاتو، مرجا تو

2- سوالات:

- (۱) گوجری زبان کا پہلا ناول نگار کونسا دسو؟
- (۲) مرحوم غلام رسول اصغر نے کہیڑ و ناول لکھیو؟
- (۳) مرحوم غلام رسول اصغر کو جنم کد تے کت ہوو؟
- (۴) گوجری کا پہلا ناول نگاری وفات کد ہوئی؟





ہوائی جہاز

بچو:- تم نے ہوائی جہاز ضرور دیکھی ہو گے۔ یہ پکھیراں ہاروں ہوا ماں اڈے،
اس نا نہ سڑک لوڑے نہ پل، بن ہوے یا پہاڑ ہوائی جہاز کی اڈان ماں کوئی
رکاوٹ نہیں بھاہ سٹکو۔ یہ کیسولین سنگ چلے۔

ہوائی جہاز کی اڈان کی کوشش سب تیں پہلاں فرانس کارہن آلا دو بھاہیاں
نے کی۔ انھاں نے اک پھنگا ٹو بنا یو۔ اُس ماں گرم ہوا بھر دتی تے اُس ناں
ہوا ماں اڈان کی کوشش کی۔

گجھ عرصہ تیں بعد فرانس کا سائینس دان نے اک دو جی طرحیا گو پھنگا ٹو
تیار کیوتے اُس ماں کیس بھری۔ یہ غبار روزیادہ بہتر ثابت ہوؤ۔

وقت گزرن کے نان نان اسے طرح کی گجھ ہو رہی کوشش کیں گئیں لیکن رائٹ بھایاں نے جہاز بنانے کا اس کم نا اگے بدھایو۔ رائٹ برادرس امریکہ کا رہنے والا دو بھائی تھا۔ ان ماں ایکن کوناں و بر رائٹ تے دو جا کوناں ارول رائٹ تھو۔ ان دواں کی خواہش تھی جے ہو ماں اڈسکیں۔ اس خواہش کی خاطر انھاں نے طرح طرح کا تجربہ کیا، سخت محنت تیں بعد ویہ گلائڈر گوانجن بنانے ماں کامیاب ہوا۔

سن ۱۹۰۳ء ماں ویہ اس گلائڈر کی مدد سنگ گجھ دیر واسطے ہو ماں اڈسکیا۔ یاہ انسان کی پہلی کامیاب اڈان تھی۔ اس طرح رائٹ برادرس نا ہوائی جہاز گو موجود کہیو جاسکے۔ ان کی اس ایجاد کی بدولت ہم مہیناں کو سفر گھنٹاں تے گھنٹاں کو سفر منٹاں ماں طے کر سکاں۔



1- لفظ تے ان کا مطلب:

پکھیرو : پرندو

بن : جنگل

گیسولین : پٹرول کی ایک قسم جھیڑی ہوائی جہاز ماں ایندھن کو کم کرے

موجد : ایجاد کرن آلو

2- سوالات:

(۱) ہوائی جہاز ناچلن گی طاقت کا نہہ تیں لبھے؟

(۲) ہوائی جہاز کس نے ایجاد کیو؟

(۳) گیسولین کے ہوئے؟

3- ہر جملہ کو دو جو حصو تلاش کر کے مکمل کرو:

i- رائٹ برادرس امریکہ کارہنن آلا : فرانس کارہنن آلا دو بھاہیاں

ii- ہواماں اڑن کی کوشش سب تیں پہلاں : دو بھائی تھا



غزل

دو اتھروں اک خواب کا ہوتا دو اتھروں ارمان کے ناں
دو اتھروں اُس بُت کا ہوتا دو اپنا ایمان کے ناں

وہ تے اوس وی دے نہ سکیو مچُ تسائی دھرتی نا
اڈتا پنچھی لیتو جائے دو اتھروں اشمان کے ناں

ہوں دوہاں نا دیکھ دیکھ کے اندرو اندری سرتو رہیو
دو گھر کی ویرانی جُگا دو اتھروں مِزمان کے ناں

خواباں کی تعبیر وی جانیں ، یاداں کی جاگیر وی توں
گیت غزل تے شعر میرا سب تیرا اک احسان کے ناں

نیزا کپ کے تیسرا جھل کے جس نے توڑ نبھائی ریت
ہوٹھیں سکتا حرف وفا کا ، انجم اُس انسان کے ناں



1- لفظ تے ان کا مطلب:

اوس : تریل

تسائی : تریائی

سر نو : بلنو

نیزا کپنا : اوکھت پار کرنی، برف کپ کے اگے ٹرنو

تیسو : ایک اوزار جھیرا تر کھان لوک لکڑی تراشن واسطے برتیں

ریت : پیار، محبت

بارہ ماہ

خدا بخش زارہ

چڑھیو چیت تیرو بھلیو نہیں چیتو ، تیری قسم بساکھ بساریو نہ
جیٹھ ہاڑ کی دھپاں ماں کھلی ڈیکھوں، ساون، بھادرے وی بوہومار یو نہ
اسواکھ پھر کے کتک کد آوے ، کہڑی گھڑی میں کاگ اڈاریو نہ
منگھر پوہ تے ماں رات جاگوں پھگن زار آویو بوہومار یو نہ



چڑھیو چیت چرو کنی چاہ میری گیا گزر بساکھ تے جیٹھ دوئے
ہاڑ ساون تے بھادرو راہ ملوں، خبر دس جائے راہی آن کوئے
اُسو کتک تے منگر ماہ کروں پچھنا، مانجھی آجڑی ملے کسان کوئے
پوہ، ماہ، پھگن سوتا زار گزریا، تم نے نہیں کیو آن جان کوئے





چڑھو چیت بساکھ بہار آئی، ہاتھ سجنا کے کسو رنگ اڑیو
 جیٹھ ہاڑ ساون گیو بھادرو وی، اُسو ہاتھ تیرے دل تنگ اڑیو
 کتک منگھرتے پوہ ماں یاد تیری، بھلا کم تے کاج کا ڈھنگ اڑیو
 پھگن زار روتاں گیو سال پورو پوئے بھٹھ بیدرد کو سنگ اڑیو



چڑھو چیت چوہیں پاسیں ڈھونڈ تیری، بساکھ بستیاں تے جیٹھ جنگلاں ماں
 ہاڑ ساون تے بھادرے محفلاں ماں، جلساں میٹنگاں تے نالے دنگلاں ماں
 اُسو کتک تے منگھرتے ماں مرنگی، نہیں رہی جان اندام کرنگلاں ماں
 پوہ، ماہ، پھگن آکے زار تک لے، پھسی جان ہے ہجر کی سنگلاں ماں



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

چیتو	:	یاد
بسارنو	:	بھلنو
بُو ہومارنو	:	دروازہ بند کرنو
ڈیک	:	انتظار
کاگ اڑانو	:	انتظار کرنو، ڈیکنو
بوہامنو	:	رستاماں پیسنو، اڈیکنو
مانجھی	:	مھیس گاں چارن آلو
اجڑی	:	بھیڈ بکری چارن آلو
بانجھ	:	بغیر
بھٹھ	:	الٹو
اندام	:	جسم
کرنگل	:	ہڈیاں کوڈھانچو



گھڑیا

رانا فضل حسین

کائے گل امڑی کی دس گھڑیا
اُت ٹھنڈی ٹھنڈی چھاں وھے تھی
اُت پانی کی اک باں وھے تھی
اُت میری پیاری ماں وھے تھی
فر پانی بھرتاں ہس گھڑیا
تھی ناں اُسے کے چس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا
اُت بابل کی سر چھاں چھترئی
اُت لاڈ کرے تھی ماں ترئی
ہوں اُتو دور گراں اپڑی
رہی دیس پرانے بس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

اُت نکئی ہوتی کھیڈوں تھی
سنگ بہناں چرخو کتوں تھی
تند پیار کی اڑیا سٹوں تھی
گئی عمر نکئی جہی نس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

دو کنگن پے گیا بانہیاں ماں
ہن بسنو پیو پرایاں ماں
گجھ لوکاں بے ازمایاں ماں
مُچ کھوہری بولے سس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا



1- لفظ تے ان کا مطلب:

گھڑو : مٹی کو بنیو اک بھانڈو، جس ماں پانی لیاویں

امڑی : ماں

باں : پانی کو چشمو

چس : رونق

باہل : باپ، اڈو

تڑی : جذباتی

اڀڑھنو : پہنچو

کھوہری : سخت، جھیرٹی

2- سوالات:

(۱) گھڑیا نظم کے بارے ماں اپنے خیالات دسو؟

(۲) گھڑیا نظم نا اپنا لفظاں ماں لکھو۔

(۳) گھڑیا نظم ماں شاعر کے پیغام دینو چا ہوے۔





راجکماری

ڈاکٹر مرزا خان وقار

یوہ مناں بعد ماں پتو چلیو جے اس کوناں ”راجکماری“ تھو۔ حالانکہ میں تاریخ ماں مُلکاں تے راجکماریاں کا باراماں سُدھو گجھ پڑھیو و تھو۔ قلو پطرہ کی عیاشی، سنجوگتا کو پریم، رضیہ کی حکومت، نور جہان کی شوق، زرینہ روسی کا یارانہ، روشن آرا کو علم، وکٹوریہ کی چان تے رانی لکشمی تے چاند بی بی ہوراں کی بہادری نہ تاریخ کا صفحاں تیں چھپی وی تھیں، نہ میری نظراں تیں او ہلے تھیں۔ پر اس راجکماری کو سارو جغرافیو مہینو سامنے رکھ کے وی ہوں اس کی تاریخ نہ پڑھ سکیو۔

مناں کشتواڑ کالج آیاں گجھ ہی عرصو ہو وُتھو۔ تے کریم گلگو وکامکان
 ماں ڈیرو لایاں اس تیں بھی کم عرصو، دواں کمران تے ایکن رسوئی کو یوہ فلیٹ
 باقی تاں ٹھیک ہی تھو۔ لیکن غسل خانو ذری پوہڑیاں کے پٹھ تھو۔ جس کی تکلیف
 مناں گھٹ تے میری ٹبری نا زیادہ تھی۔ لہذا گجھ مہاری تکلیف دور کرن
 واسطے تے زیادہ اپنؤ کرا یو بدھان واسطے کریم گلگو ونے اٹیچ باتھ روم کو کم
 شروع کرا دتو۔ پروجیکٹ بھانویں نکو جہو تھو۔ پر مکان کا نقشہ کا لحاظ ناں خاصو
 اوکھو تھو۔

لوکل مستری بیڑ کی شہتیراں کی کندھ ناں ٹنگی وی گھوڑی پر کھل کے اٹ گارا
 ناں اس طرح ڈیکے تھو۔ جس طرح موہرا کی بکریاں کو آجڑی پنجال کا نیزہ پر بچھ
 کے کاہڈ کا بھارواں نا ڈیکے۔ بُن گلی ماں کالو مرتو جہو بہاری مزدور ریت سیمنٹ
 جوڑن نا اس طرح تلاپ مارے تھو جس طرح گورواں بٹاں کا دھاسی آلا ٹیڈھ ما
 کسے لئی وال کی چھٹ جھڑ گئی ہوئے۔

سب تیں اوکھو کم مسالو پکڑان آلی بہارن مزدورن کو تھو۔ جہیڑی جٹیا وا
 بانساں کی پتلی جہی سیڑھی پر بھاری ٹوکری چاء کے بنوں اُپر جائے تھی۔ اس کی تناں
 اُفراں جان کی بار بار سختی مناں اس طرح دے تھی کہ کدے واہ لعل غلام کی کھڑی

چڑھے تے کدے بگناڑ کی لہاوی لہے لگی وی۔ دیوار نال لڑکیاوا انھاں بانساں کی لہاوی چڑھاوی ماں برفیلا کشتواڑ کا شر د کی ٹھنڈی ہوا بھی شامل تھی۔ تے راج کماری کا لسوان جسم پر ایک پتلی جی ساڑھی تھی۔ رتی لیلی جہی یاہ ساڑھی اُس کا تازہ بیاہ کی نشانی تھی۔ بیاہ نا بھی خیر نال اٹھ ساڈھا اٹھ مہیناں ہو گیا تھا۔ تے اتنا ہی مہیناں کو ثبوت گول ٹوکری بن کے اس کا ڈھیڈ ماں موجود تھو۔

سادا لوک کدے کدے مچ سیانی گل کریں۔ مہارو یوسبو ماموں کہہ ہوئے اورے!! ساری اس ڈھڈ کی نس بھج ہے۔ کشتواڑ کا حالیہ فسادات ماں گجھ مچ رجیا والوک کوٹھی بنگلہ چھوڑ کے جان کا ڈرنال اتوں نس گیا تھا۔ پر راج کماری بھکھ کا ڈرنال اپنا اٹھاں مہیناں کو رجیو و پیت لے کے بہارتیں کشتواڑ نس آئی تھی۔ ات اس نے بہارتیں وی سرس لکھاں کی نگی جہی ایک کلی بنا لئی تھی۔ محلاں تے بنگلاں کو یوہ سیا پو ہے۔ جے ایک واری اُجر گیا تے فر سوکھا نہیں بستتے گلی شہزادی کو یوہ سکھ ہے۔ جے جت جاواتے تیار لکھ مٹی نہ بھی ہوئے۔ ٹھاوا ترپال کی تمبولی سہی۔ چارے قضا ترپال بھی نہ جر پوتاں لشکناں کاغذ کی سر پر ڈھو ہو ہی جائے۔

راجکماری تے اس کا جناں کول تے ان کی ساری برادری کول ات بھی یوہ ہی گجھ تھو۔ ان ماں کوئے بھانویں بہاری، کوئے اڑیسی تے کوئے راجستھانی تھو پر کلیں کھولیں تے تمبولیں ساراں کیں ایکو جہیں تھیں۔ ان کو مذہب، سیاست تے ساری بھاگ دوڑ دوٹیم کی لکھی لوئی روٹی تھی۔ جہیڑی کدے تھائے تھی کدے ٹل جائے تھی۔ پر زانی کے کول جہیڑ وگینتی بیلچو تے ٹوکری تھی۔ وہ جمن تیں مرن تک نہیں تھی ٹلے تھو۔

کالا بھونڈ نالوں جہیڑ وجمیو پتی دھپ ماں تے کھوری بجری پر اسے ٹوکری کی چھال۔ سکیاں جنگلاں تے گلی بھی کہندی آئی جوانی ماں ضعیف ہو کے لاغری، بھکھ تے بیماری نال مرن لگوتاں بھی اس بجری پر کھری رگڑ کے تے ان ہی بیلچاں ٹوکریاں پر سمار کے کہہ :

عہد جوانی رو، روکا ٹاپیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا
ایکا گل چنگی ہے فیشناں تیں بچیا وانکاں ہوتاں الف ننگا بالغ ہواتے ”ب“
تے ”ن“ تک ننگ ننگ نہیں سمجھنؤ۔ ہاں!! ج چ ح خ..... دڈڈ..... رڑز..... پر.....
ایک شوق کوزمانوں نویں نویں جوانی تے اپروں سجر و سجر و بیاہ راجکماری ناشاند

اجاں نکی جہی فیشن کی شوق تھی۔ جھیڑی ترہیہ (۳۰) روپیہ دھیڑ داری ماں بھی زندہ تھی۔ متھا پررتی بندی سہاگ کی سلامتی، نحواں پررتی بھرتی پالش ٹوکری کو صدقو ریت، سیمٹ نان کچی بھی باہیاں مارتی سستی بنگاں کو چھنکار بنجاراں کی ٹھگی۔ تے دو چاندی کا چٹا کڑا اپنا دیس کی روایت، کناں ماں بجاجی بنداتے نک ماں خبرے روپیہ کو کہ اٹھانی کو کوکو، سرتے پیر بھانویں ننگا پر مسالا نان چو پڑیا وا، عمر کدے پندراں تیں اپرا اوراٹھاراں تیں ہٹھ ہی تھی۔

ارمان چڑھتی جوانی کو بڈھو مستری بھی ٹوکری کا مسالہ درگھٹ تے راجکماری در زیادہ دیکھے تھوتے مسالو پکڑتاں ہتھاں نان ہتھ لا ہی لپے تھو۔ کدے ٹھا وادند کڈھ گے مشک جائے تھو۔ پر راجکماری کی تھکی ٹٹی بھی جنڈری نا ان گلاں کی ہوش ہی نہیں تھی کہ اس نا کوئے کس طرح دیکھے۔ شاند نظراں تے ہتھاں کا تیر اس نے ڈھیڈ کا دوزخ واسطے قبولیا وا تھا۔ پر بھیرو ڈھیڈ روز بدھتا ثبوت سمیت فر بھی ادھ ننگو تھو۔ ادھ ننگو ہی نہیں بلکہ ٹوکری لا ہتاں چاتاں صاف ننگو ہو جائے تھو۔

خیرنوں بھی یوہ پیٹ پریم تے محبت کی نشانی گھٹ تے بگار کی کار زیادہ تھو۔ دُکھیا عورت ہمدرداں نادل کی گل دس ہی چھوڑے بھانویں نامحرم ہی کیوں نہ

ہوئے۔ کم کے آخری دھیڑے راجکماری نے میرے اگے اتھروں کڈھیا۔”
ہمراہ پتی بہوت جالم ہے بابوصاب.....سام کو شراب پیوت ہے۔ رات کو اس کا
بات نہ مانو تو مار پیٹ کرتا ہے۔ نسہ چڑھت ہے ناسالے کو۔“

یاہ گل میرا سینہ پر مستری کا ہتھوڑا نالوں لگی۔ پر میرے کول اس کو کے علاج
تھو۔ مناں کالج جان کی تاول تھی۔ تے اس نامسا لو بنان کی جلدی۔ کریم لگڑو کو
لگڑو چاشکاں نا بھی بانگ دیے تھو۔

لکڑوں کڑوں..... لکڑوں کڑوں..... تے مناں لگے تھو کہ لکڑو راجکماری
دردیکھ کے جوش کو یوہ شعر کہن لگو۔

اُف یہ ناداری میرے سینے سے اٹھتا ہے دھواں

آہ! اے افلاس کے مارے ہوئے ہندوستان

پنجاں کو ایک نوٹ اس درسٹ کے ہوں اس طرح ٹر گیو۔ جس طرح میں
حاتم طائی کی قبر پرلت مار چھوڑی تھی۔ پر ایک نیکی ہوں کر آ پوتھو۔ جس تیں ساری
دھیڑی خوش رہیو۔ گھر آلی نا کہہ آ پوتھو۔

ار..... اراجکماری ناروٹی دے چھڑیئے۔ کیوں بے اس دھیڑے واہ
صاف فاقے تھی۔ رات کی جناں کی مارتے بھکھی سورہی۔ نکی لو گجھ امیدواری کی

نزدیکی تے کجھ کم کی تاوَل تے نہاری بھی نہیں کر سکی تھی۔
 سجاں نامناں ٹبری نے دسیواکھے روٹی تے سدھی پکی بھی تھی۔ پر اس
 بچاری کول اپنؤ بھانڈو ہی نہیں تھو۔ میں افسوس ناں کہیو۔ میری تھالی ماں دے
 چھڑنی تھی۔

زنانی نے ذری اکھ کڈھ کے پچھو..... کیوں؟
 اس کیوں کو میرے کول کوئے جواب نہیں تھو!



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

لاغر	:	کمزور
ڈھڈ دوزخ بھری	:	بھکھو پیٹ بھرنؤ
جنڈری	:	جان
تاوَل	:	جلدی، تول
حاتم کی قبر پرلت مارنی	:	مُچ سخاوت کرنی

رتی : لال رنگ کی
 سہاگ : خاوند کو زندار ہنؤ، سلامت رہنؤ
 بگار مچانی : عارضی طور پر کچھ کم کرنؤ

2- سوالات:

- (۱) مرزا خان وقار اس کہانی ماں کے پیغام دینو چاہویں؟
- (۲) راجکماری کہانی کو خلاصو اپنا لفظاں ماں لکھو؟
- (۳) راجکماری کہڑا علاقہ کی تھی۔ اس کو حلیو بیان کرو؟
- (۳) یاہ کہانی مصنف نے کس علاقہ ماں بیس کے لکھی ہے؟

3- بنہ دتا واہ لفظاں کی ضد لکھو:

جس طرح، کالو، چٹو، جوڑنو، سختی، اویلے، شروع، بسانی، مرن، جوانی، تازہ

- 4- جس طرح راجستھان توں راجستھانی صفتِ نسبتی ہے۔ اسے طرح کا کچھ لفظ
 صفت بنا کے دسو۔





(لوک گیت)

چن

چن میرو چڑھیو رے اُپر پہاڑیں
طعنا بھیری سنگناں کا کالجہ نا ساڑیں
جان ملیئے ضرور میری
چن میرو چڑھیو رے لکراں تیں اوہلے
سکھنے بنھیرے ربا کاں کد بولے
جان ملیئے ضرور میری
چن میرو چڑھیو تے بدل بھی چھایا
درد نماں کد چھپیا چھپایا
جان ملیئے ضرور میری
چن میرو چڑھیو ہے اُپر رے کھیری*
چار چوفیرے بسے جگ سارو بیری
جان ملیئے ضرور میری

☆: کھیری ایک جگہ کوناں ہے جھپڑی جموں کے کولن ہے۔

1۔ لفظ تے ان کا مطلب

- طعنا : معنا، سر
بھیڑا : مندا، چنگا کو اُلٹ
سنگن : سہیلی
ککر : گرم علاقاں ماں پیدا ہونے آ لوک اک بوٹو
سکھنا : خالی
بنھیر : منڈھیر، بلی
نمانا : دُکھی، پریشان
چھینو : اولے ہونو
بیری : دُشمن

2۔ سوالات:

- (۱) چن لوگ گیت نا اپنا لفظاں ماں لکھو۔
(۲) چن لوک گیت کے کہو گیو ہے؟





(مزاحیہ نظم)

روزگار

تاج الدین تاج

چل جوانا وار اک دسوں کر سکے تاں کار اک دسوں
 تکرؤ جہیو روزگار اک دسوں پیساں کو کنگار اک دسوں
 میری گل نا کنے دھریئے
 نہیں دھرتو تے فاتے مریئے
 ایویں کہوویں مکن لگ جا فرگجھ پڑھ کے پھوکن لگ جا
 اللہ ہو جی کوکن لگ جا ڈنڈاں اگے ہوکن لگ جا
 اس مشکل ماں تھوڑو جریئے
 نہیں کرتو تے فاتے مریئے

چٹا کاغذ رنگن لگ جا دُھوپ تے دھاگو ڈنگن لگ جا
 کھانگڑ لائیری منگن لگ جا تکرڑا کگڑ بنگن لگ جا
 جو دسوں وہ سارو کریئے
 نہیں جرتو تے فاقے مرئے
 یوہ رزگار منظور نہیں کرتو ہوں تیناں مجبور نہیں کرتو
 تیناں نظوں دور نہیں کرتو ایڈ بڑو قصور نہیں کرتو
 میری جاچ نا سینے دھیرئے
 نہیں دھرتو تے فاقے مرئے
 تیناں یاہ گل بھاتی نہیں تاں نوکری تیناں تھاتی نہیں تاں
 مہری لگھو کھاتی نہیں تاں اس طرح غُربت جاتی نہیں تاں
 بس توں تھوڑی ہمت کریئے
 نہیں کرتو تے فاقے مرئے



1- لفظ تے ان کا مطلب:

- کار : کم، کسب
تکڑو : چنگی جان آلی
گٹکار : طوفان
شونکن : اک طرح کی آواز
ہوکن : ہکنو
جرنو : صبر کرنو
ڈنگنو : سیرنو
کھانگڑ : واہ گاں یا مھیس جھیرٹی ددھ گھٹا لہے
لایری : ددھ دین آلی مھیس یا گاں
بنگنو : پیر جوڑ کے بدھنا مال کا، جٹنو
جاچ : ہنر

2- نظم کو خلاصو لکھو؟

نظم ماں شاعر کو پیغام لکھو؟



گاندھی جی

گاندھی جی گجرات کا ایک گراں پور بندر ماں پیدا ہوا۔ اُن کا والد کوناں کرم چند تھو۔ اس واسطے اُن کو پوروناں موہن داس کرم چند گاندھی پيو۔ گاندھی جی نالوک عقیدت نال مہاتما گاندھی، باپوتے بابائے قوم کاناں سنگ بھی یاد کریں۔

گاندھی جی اسکول کو کم بڑی پابندی نال کریں تھا۔ ویہ سدو سچ بولیں تھا۔

گاندھی جی بڑاں کی عزت تے خدمت کریں تھا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرن کا مقصد واسطے ویہ انگلستان چلا گیا تھاتے واپس آ کے اُنھاں نے وکالت کو پیشوا اختیار کیو۔

گاندھی جی نے جنوبی افریقہ ماں دیکھیو جے رنگ تے نسل کی بنیاد پر انسان تے انسان ماں فرق کیو جائے۔ اُنھاں نے اس ظلم ہو رنا انصافی کے خلاف آواز

بلند کی۔ انہاں نے جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف پُرامن تحریک چلائی جھیرٹی ستیہ گرہ کاناں سنگ مشہور ہے۔ اس تحریک کے دوران گاندھی جی ناڈا ہڈی اوکھتاں کو سامنؤ کرنؤ پیو۔ انہاں نے ہمت رکھی تے انسان دوست جدوجہد کی بدولت ویہ ہر دلعزیز لیڈر بن گیا۔

جنوبی افریقہ تیں واپس آ کے گاندھی جی ہندوستان کی سیاست ماں سرگرم ہو گیا۔ انہاں نے انگریزاں کے خلاف آزادی کی تحریک ماں بڑھ چڑھ کے حصو لیو۔ ویہ تشدد کے سخت خلاف تھا۔ گاندھی جی نے لوکاناں پُرامن جدوجہد کو رستو دسیو۔

۱۹۴۲ء ماں گاندھی جی نے ”ہندوستان چھوڑو“ کی تحریک شروع کی۔ انہاں نے انگریزاں نا ہندوستان آزاد کرن پر مجبور کیوتے اس طرح ۱۹۴۷ء ماں ہندوستان آزاد ہوؤ۔ گاندھی جی فرقہ پرستی کاناں سور کے خلاف تھا۔ وہ کہیں تھا جے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی بھائی بھائی ہیں۔ ویہ رنگ نسل تے ذات پات کا امتیاز کے خلاف تھا۔

گاندھی جی گرایاں کی ترقی کا خواہشمند تھا۔ اس واسطے انہاں نے گھریلو دستکاریاں پر زور دتو۔ گاندھی جی کو خیال تھو جے اگر مشیناں نے انسان کی جگہ لے

لی تے انسان کو سارو کم مشیناں نے کرنو شروع کیوتاں انسان بے کار ہو جائیں
گا۔ ویہ خود بھی چر خوکتیں تھا۔

۱۹۴۸ء ماں اک افسوس ناک واقعو پیش آیو جد انسانیت کا دشمن نتھو رام
گوڑ سے نے گاندھی جی نا اُس وقت گولی مار چھوڑی جد ویہ عبادت کرن کی تیاری
کر رہیا تھا۔ اس طرح ملک اک عظیم رہنما تیں محروم ہو گیو۔



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

پابندی : باقاعدگی

پر امن : بغیر خون خرابہ کے

تحریک : جدوجہد

عدم تشدد : تشدد تیں بغیر، خون خرابہ تیں بنا

ناسور : خطرناک بیماری کوناں

دستکاری : ہتھناں چیز بنانی

عظیم : بہت بڑو
رہنما : راہ دسن آلو، قائد
محروم : گنواں دینو

2- سوالات:

- (۱) گاندھی جی نے افریقہ ماں کس چیز کے خلاف آواز بلند کی؟
- (۲) ۱۹۴۲ء ماں گاندھی جی نے کہیڑی تحریک چلائی؟
- (۳) گاندھی جی نے گھریلو دستکاریاں پر کیوں زور دتو؟
- (۴) گاندھی جی ناہور کس کس ناں سنگ یاد کیو جائے؟



غزل

ڈاکٹر صابر مرزا

رُت جھلیں بوٹیں پہینگ پیس دینہہ چن ہلاریں کس کس نا
ہر یاد مراد کی آس دے توں بول بساراں کس کس نا
چو مکھی پھل گلاباں کا، چو بکھنیں لشک ہیں شیشاں کیں
اس پتھر دل کا واراں سنگ توں دسیئے ماراں کس کس نا
سب طوطا مینا چوگ چگیں، اج گھگھی بولیں مٹھرا گیت
آساں کی بستی باساں تیں ہن دور اڈاراں کس کس نا
خوشیاں کی آس ماں ہر کائے چند جان گمان تیں تلیو ہے
ہر غم کا گھمن گھیراں تیں دس پار اتاراں کس کس نا
تھی صابر جن کی آس میناں ویہ رانجھن ماہی مڑ چلیا
ان ماہلیں تلاں پیلاں ماں، دس ہور سنگاراں کس کس نا



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

جھلنو	: لہرا نو، چلنو
پہینگ	: جھو جن آلی کھیڈ
بسا رنو	: بھلا نو
چو مکھی	: چو پاسیں
چو پکھیں	: ہر بکھی، ہر پاسے
مٹھرو	: مٹھو
تلنو	: خوشی خوشی کوئے کم کرنو
گگھمن گھیر	: پانی کا جندر ہاروں پھرنو
ماہلیں	: شنگر، اچی چوٹی۔
سنگارنو	: سجانو





مزاحیہ نظم

نور محمد نور

”دو بیاہ“

جاں میں اپنی سُرَت سمہالی
جو بن حُسن جوانی پالی
باپ نے دتو گھر بسا
کوئے نہ کریو دو بیاہ
سوہنی صورت سیرت آلی
متھا اُپر چمکے لالی
دتی مِناں بوہٹی لیا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
دماغ میرا ماں آہو فتور
ہور رکھی اک دیسی حور
رہیو ہوش حواس بھلا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
چلھا بنیا گھر ماں دو
بل پئی دوپاسے لو
رہیو نہ گجھ شرم حیا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
دو پاساں کو ہوں مجوان
دیکھو میری کجی شان
منجی راہ ماں دتی ڈاہ

کوئے نہ کریو دو بیاہ
اک کولوں میں منگیو پانی
دوجی اندر گئی نمانی
دتو اس نے زہر گھلا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
اک ڈیرا کا بچا چار
دو پڑھیں دو رہیں بیمار
تھک گیو ہوں دو الیا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
چار دوجی کا ہويا اٹھ
سون نہیں دیتا رات چوپٹ
تھکی دے دے دیوں سلا

کوئے نہ کریو دو بیاہ
ہوتا دو سکول چلاتو
ایم اے پی ایچ ڈی کراتو
اٹھاں نا کد سکوں پڑھا

کوئے نہ کریو دو بیاہ



1- لفظ تے ان کا مطلب:

سُرت سمہالنو	:	ہوش حواس ماں آنو
جوبن	:	جوانی
بوہٹی	:	نویں بیاہی وی گیری
دیسی	:	مقامی
دوپاسے	:	دوجگہ
منجی	:	کھٹ
نمانی	:	نہ منن آلی
چوپٹ	:	رات کا پورا پھر

2- سوالات:

- (۱) نظم بار نے اپنا خیالات لکھو۔
- (۲) نظم کا شاعر بارے ایک مضمون لکھو۔
- (۳) نظم ماں شاعر کے پیغام دیئے لگوؤ۔

باہو قلعو

قلعو باہو جموں کی شاندار ماضی کی اک جیتی جاگتی مثال ہے۔ دریائے
توی گا مشرقی کنڈھا پر واقع یوہ قلعو راجا باہو لوچن نے بنوایو تھوتے اس کے آسے
پاسے باہونگری نامی قصبو بسایو۔



باہولوچن کا باپ گوناں اگنی گرب تھوتے باہولوچن اگنی گرب کو سب تیں
 بڑو پوت تھو۔ باہولوچن نے حکومت سنبھالتاں ہی اپرواں قصبو چھوڑ دتوتے ویہ
 بھی باہونگر آ گیا۔ باہونگر نا پہلاں دھارا نگری بھی کہیں ہویں تھا ج اس جنگل کو
 ناں دھارا نگری ہے۔

راجا باہولوچن کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس واسطے اس کی موت تیں بعد اُس کو
 نکو بھائی جامبولوچن حکمران بنیو۔ جامبولوچن نے اپنا ناں پر جموں شہر آباد کیو۔
 قلعہ باہو کے اندر جموال خاندان کی گل دیوی کالی گو پرانو مندر ہے۔
 بھگوتی کالی نا اُس علاقہ ماں بڑی عزت دتی جائے اس واسطے منگلاریں تے
 اتاریں ات میلو لگے۔ چیت تے اسوکا مہیناں ماں آن آلا نور اتراں ماں ات
 اٹھ ڈھیٹا میلو لگے۔ قلعہ کی باہر اک مسیت ہے جس نا راجا پر سرام دیونے
 سولہویں صدی ماں بنوا یو تھا۔



ڈوگرہ راجاں کا دور ماں حکومت کا باغیاں نے قلعہ باہو ماں نظر بند کیو
جائے تھو۔ اج ریاست حکومت تے محکمہ آثار قدیمہ نے اس کی دیکھ رکھ کو اہتمام
کیو ہے۔ حکومت نے قلعہ کے باہر اک شاندار باغ تعمیر کرا یو ہے۔ جھیر و باغ
باہوکاناں سنگ مشہور ہے۔



1۔ لفظ تے ان کا مطلب:

جیتی جاگتی : زندہ

آسے پاسے : اردگرد

پوت : بیٹو

دھارا نگری : اک جگہ کوناں

حکمران : راجو

دیکھ رکھ : دیکھ بھال

2- سوالات:

- (۱) باہو قلعو کس نے بنوایو تھو؟
- (۲) باہو لوچین کا والد کو کے ناں تھو؟
- (۳) قلعہ باہو ماں کس کس دھیاڑے میلو لگے۔
- (۴) جموں شہر کس کے ناں پر آباد ہوؤ۔

3- خالی جگہ بھرو۔

- (i) قلعو باہو دریائے توی..... کنڈھا پر آباد ہے۔ (مغربی/مشرقی)
- (ii) باہو لوچین اگی گرب کو سب تیں..... پوت تھو۔ (نکو/بڑو)
- (ii) حکومت نے قلعہ کی باراک شاندار..... تعمیر کیو۔ (جنگل/باغ)

